

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 21 جنوری 2014ء بمطابق 19 ربیع

الاول 1435 ہجری تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قاسم سیکرٹریا تیار شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
بِئْسَ لِبَنِيَّ أَقِيمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَآتِهِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَيَّ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ  
الْأُمُورِ O وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرْحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ O  
وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَأَعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ۔

(ترجمہ): بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے  
رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں اور (ازراہ غرور) لوگوں  
سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا۔ کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا اور اپنی چال  
میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اوپنی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں  
کہ) سب آوازوں سے بُری آواز گدھوں کی ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

جناب قائم مقام سپیکر: جزاکم اللہ۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ میڈیا والے ابھی تک ہاؤس میں نہیں آئے، میڈیا کی ہڑتال ختم ہو چکی ہے، ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے، ہم ادھر ہی سے آرہے ہیں، میڈیا کے ساتھ معاملہ رفع دفع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ جلدی یہاں پر آجائیں گے۔ تھینک یو جی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: 'کوئسٹنر آور': جناب مولانا مفتی فضل غفور صاحب، کوئسٹنر نمبر 833۔

\* 833 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں 2008 سے 2013 تک پی کے 79 بونیر میں روڈوں اور پلوں کی مد میں خطیر رقم فراہم کی گئی تھی اور ان کاموں کو پراجیکٹ کمیٹیوں / ٹھیکیداروں کے ذریعے پراگریس کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ منصوبوں کے نام ان پر خرچ شدہ رقم اور پراگریس رپورٹ کی مکمل تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؛

(ii) پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعے ہونے والے منصوبوں اور اوپن ٹینڈرز اور ٹھیکیداروں کے ذریعے ہونے والے منصوبوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) جی ہاں، اس حد تک یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں پی کے 79 بونیر میں مختلف سڑکوں اور پلوں کی مد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بونیر کو رقم فراہم کی گئی تھی اور ان کاموں کو صرف حکومت کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے ذریعے کروایا گیا تھا۔

(ب) (i) مذکورہ منصوبوں سے متعلق تفصیل درج ذیل ہے:

S/No ADP No	Name of schemes	Year		AA cost	Expenditure of to end year	Physical Progress	Remarks
		From	to				

CMD 1	Construction of Causeway at Ghazi Khanai (Sher Khan Abad)	2008	2008	1.300	13.74	Completed	
2	Construction of causeway at Anghapur shifted to Qadro Sar road			0.500	4.99	do	
3	Construction of causeway on Toorwarsak Khawar to Sayeedna Madrasa Saddia Akbar Toorwarsak.			5.00	0.240	do	
ADP/No. 318.30594	Improvement and Wedeing of Jowar Pir Baba road 19-km	2009	2010	80.550	80.550	Do	
402/60155	Construction of 200 –Kms road i/c 10 Bridges in NWFP6-Nos in Buner						
1	Improvement & Blackopping of Toorwarsak Nawakay Ashezo Maira 1-K.M			8.159	8.159	Do	
2	Improvement & B/T of charrai road 1-KM			5.346	5.346	do	
3	Improvement & B/T Pir Baba Kalabat road 1-km			3.948	3.948		
404/70646	Construction of 200 –KM road						
1	Masoom Baba Road 4-Km			39.723	390.723	Do	
2	Construction of Bampokha road 1-Km	2009	2011	7.522	7.522	do	

3	Construction of B/T Gulshan Abad Kass to Naqai Kandow road 1-Km			8.811	8.811	do	
387/80637	Construction of 250-Km roads						
1	Construction of improvement & Black Topping of road from Middle School Anghpur to Jangdara 2-KM	2010	2012	12.418	12.731	Do	
2	Construction of RCC Brige on Bagara Khuwar	2011	2011	18.449	21.656	Do	

S/No ADP No	Name of schemes	Year		AA Cost	Expenditure upto end year	Physical progress	Remarks
		From	to				
358/10 0037	Repair/Rehabilitation and construction of road network in KPK (200-km)SH	2012	2013				
1	Improvement and Widening and B/Topping of road from Daggar Chowk to Daggar Bridge(1.20.km)			10.000	6.668	In progress 75% completed	
2	Impvt:and B/Topping of Elai road (1.km)			9.747	4.854	In progress 50% completed	
361/11 0224	Up-gradation & Strengthening of road network in Khyber Pakhtunkhwa	2012	2013				
1	Rehabilitation & Black topping of Baye Kallay to Katakala			9.950	9.970	100% completed	
2	Karapa Nawa Kalay road 1-km-		--	7.500	8.096	100% completed	

3	Strengthening of Katkala Shoprang road (1-km)	- -	7.500	3.745	In progress 50% completed
---	---	-----	-------	-------	---------------------------

(ii) ان کاموں کو صرف اوپن ٹینڈر اور منظور شدہ ٹھیکداروں کے ذریعے کروایا گیا تھا جن کی تفصیل جز (ب) (i) میں مہیا کی گئی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ دا کوم سوال چي ما کرے وو، د دې سره هم دغه نوعیت والا یو سوال تقریباً شپږ اووه ورځې مخکښې هغه په فلور باندي راغله وو او د هغې سره څه بعضې معاملات اضافی هم وو۔ جناب سپیکر، دا کوم جواب چي ماته را کرے شوه دے نو ما پښته کړې وه چي د 2008 نه واخله تر 2013 پورې په پی کې 79 کښې بونیر کښې د روډونو او د پلونو په مد کښې چي څومره رقم ایښودلے شوه دے نو د هغې تفصیلات د ماته فراهم کړے شی، دا تفصیلات نامکمل دی، ډیر داسې روډونه شته دے چي هغه په دیکښې شامل کړے شوی نه دی او شپږ ورځې مخکښې چي ماته کوم جواب را کرے شوه وو نو په هغه جواب کښې جناب سپیکر صاحب! هغه موجود وو۔ دا سوال نامکمل دے نو متعلقه منسټر صاحب د دې لږ وضاحت وکړی او که زما نه تفصیلات غواړی نوزه د هغوی په نوټس کښې راولم۔ یو څو کاتکله تو آشیزو میره روډ 2012-13 کښې منظور شوه وو او د هغې متعلق هم تفصیل په دیکښې نشته دے او د دې نه مخکښې سوال نمبر 831 باندي ماته چي کوم جواب را کرے شوه دے، هم د دې ډیپارټمنټ نه نو جناب سپیکر صاحب! په هغې کښې د دې متعلق ریکارډ شته دے او په دې موجوده سوال کښې د دې متعلق ریکارډ نشته دے، لهندا دا جواب نامکمل دے۔ ورسره یو بل روډ هم دے، ډگر پل تو گوکن روډ چي شپږ اووه ورځې مخکښې چي دا کوم سوال 831 باندي جواب راغله وو، هم دې ډیپارټمنټ د هغې متعلق ماته تفصیلات را کړی وو او دې ننی جواب کښې د هغې متعلق هیڅ قسم څه تفصیل وغیره دا نشته دے نو Concerned Minister Sahib د لږ د دې سره وضاحت وکړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسټر عارف یوسف۔ عارف یوسف صاحب کامائیک آن کریں۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈیلیو): سر، ما آن کرے دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ اسمیں یہ ہے کہ جو انہوں نے سوال کیا ہے، اس میں جو تھے، اس میں کچھ بھی نہیں ہوا تھا، اس میں جو ٹھیکیدار تھے، ان کے حوالے ہی کیا گیا تھا جو منظور شدہ ٹھیکیدار تھے، ان کو صرف یہ کیا گیا تھا اور انہوں نے پلوں اور سڑکوں کے اوپر کام کیا تھا اور اس میں یہ ہے کہ اس میں آپ کو پڑھ کر بھی سناتا ہوں، اس حد تک یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت میں پی کے۔ 79 بونیئر میں مختلف سڑکوں اور پلوں کی مد میں محکمہ مواصلات بونیئر کو رقم فراہم کی گئی تھی اور ان کاموں کو صرف منظور شدہ ٹینڈر ڈ جو ہوئے تھے، صرف ان کے حوالے کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ جو ڈیٹیل ہے، وہ مکمل اس کے ساتھ لف ہے اور اس میں باقاعدہ ان کے نام اور Annexures اور ان کے Estimated Expenditures / cost اور جو پراگریس ہو چکی ہے سر، اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور پراجیکٹ کمیٹیوں کا جو انہوں نے ذکر کیا تو پراجیکٹ کمیٹیوں کے ذریعے کام پہلے نہیں کیا گیا تھا، اس لئے کہ پراجیکٹ کمیٹیاں جو ہیں، وہ بڑے لیول پر یا چھوٹا (پراجیکٹ) جو دس لاکھ یا پندرہ لاکھ یا اس سے کم کیا گیا تھا لیکن جتنے بڑے تھے، وہ اوپن ٹینڈر ڈ کے ذریعے کئے گئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر، ما غوبنتلی دی چہی زما حلقہ کبنی د روڈ ونوپہ مد کبنی خومرہ فنڈ اینبودلے شوے دے، دھر ہر سکیم نوم، دھغی فنڈ وغیرہ او دھغی پراگرس دا د ماتہ Provide کرے شی۔ جناب سپیکر، زما Objection دا دے چہی دا کوم جواب ماتہ را کرے شوے دے، دا نامکمل دے، زما سرہ لاس کبنی دا 831 نمبر سوال دے او د دہی نہ شپیر ورخہی مخکبنی د دہی Reply ہم د دغہ د پیار تمننٹ راغلی دہ نوپہ ہغی کبنی یو شان جواب راغلی دے اوپہ دیکبنی بل شان جواب راغلی دے نو ماتہ نہ بنکاری چہی پہ دیکبنی کوم یو جواب درست دے او کوم یو جواب غلط دے؟ بل جناب سپیکر، زہ د منستہر صاحب پہ نوپس کبنی یوہ خبرہ راولم چہی دا کوم لسٹ چہی نن پہ دہی جواب کبنی دوئی ماتہ را کرے دے، پہ دیکبنی دا سکیم نمبر (1) Improvement and Widening and Black Topping of road from Dagger Chowk to

Dagger Bridge، نو پہ دیکھنی دوئی پراگریس بنودلے دے پچھتر فیصد او دا مخکھنی چي کوم جواب ماتہ راکرے شوے دے جناب سپیکر، پہ هغی کھنی پراگریس بنودلے شوے دے سو فیصد، Completed بالکل، نو شپور ورخی مخکھنی وائی دا Complete دے او شپور ورخی وروستو وائی دا پچھتر فیصد شوے دے، نو زما پہ خیال باندی چي زہ نہ پوھیبرم چي مخکھنی Complete و، پہ دے شپور ورخی کھنی راکم شو نو دا خنگہ داسی د غیر زمہ داری مظاہرہ ولپی کیری؟ او دویمہ خبرہ جناب سپیکر، دا دویم چي کوم سکیم دوئی راورپی دے Improvement and Black Topping of Elai road، نو پہ دیکھنی ئے ماتہ جواب راکرے دے چي دا پچاس فیصد In progress دے او دے نہ مخکھنی ئے چي کوم جواب راکرے دے، پہ هغی کھنی ئے لیکلی دی چي دا اسی فیصد پراگریس کھنی دے نو دے نہ شپور ورخی مخکھنی دا پہ اسی فیصد پراگریس کھنی و و او اس دا پچاس فیصد پراگریس تہ راکوز شو نو زما پہ خیال کہ پراگریس سیوا کیدلے نو د سری پہ یقین کھنی بہ راتلل خو پراگریس خورا کمیری نہ جناب سپیکر، نو دا د کمیٹی تہ ریفر کرے شی چي دا مکمل Thrash out کرے شی۔ زہ مطمئن نہ یم جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی عارف یوسف۔

پارلیمانی سیکرٹری (سی اینڈ ڈبلیو): سر، اس میں گزارش ہے کہ جو 831 نمبر کا جو کونسلر کہہ رہے ہیں، میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے، اس وقت یہاں پر سیکرٹری صاحب بھی موجود ہیں تو ابھی سیشن کے بعد ان کے ساتھ میں بیٹھ جاتا ہوں اور دونوں کو ملا کر دیکھ لیتے ہیں، اگر دونوں میں کوئی فرق ہوا تو میں ان کی تسلی کرتا ہوں کہ چیک کر کے اس کو ٹھیک کر دیا جائیگا اور جیسے ان کی تسلی ہوتی ہے، اسی طریقے سے ان کی تسلی کر دیں گے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مفتی صاحب! صحیح دہ؟

مولانا مفتی فضل غفور: تھیک دہ جی، تھیک دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ۔ کونسلر نمبر 858، سید جعفر شاہ صاحب۔

\* 858 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں کانسٹیبلوں کی تعمیر شروع ہوئی تھی جو دریائے سوات کے دائیں جانب براستہ مٹہ مدین تک تھا جس کیلئے ڈیڑھ ارب روپے کے لگ بگ فنڈ مختص کیا گیا تھا؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سڑک کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، اس کو کب تک پایا تکمیل تک پہنچایا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) کانسٹیبلوں سے مدین تک 47 کلومیٹر سڑک میں سے 42 کلومیٹر کانسٹیبلوں سے دمانہ تک مذکورہ پراجیکٹ کا حصہ ہے جو اب مکمل ہو چکی ہے۔ سوائے ایک پل کے جو ان شاء اللہ اپریل 2014 کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ مذکورہ پل کالاکوٹ کے مقام پر تعمیر ہو رہا ہے جو ابتداء میں کچھ مقامی مسائل اور بعد میں ڈیزائن میں تبدیلی کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوا، البتہ سڑک پر ٹریفک پرانے پل کے ذریعے رواں دواں ہے اور ٹریفک کی روانگی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ باقی ماندہ 5 کلومیٹر سڑک (دمانہ سے مدین تک) کا سروے مکمل ہو چکا ہے اور زمین کی خریداری کیلئے سیکشن فور کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ اس حصے پر کام پی سی ون کی منظوری کے بعد شروع کیا جائے گا جس کیلئے نئے ٹینڈرز طلب کئے جائیں گے۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی سپیکر صاحب۔ نوے فیصد پورے جو مطمئن یم، پہ دیکھنے جی یوہ خبرہ دہ چھی دا پی سی ون بہ، یہ کب منظور ہوگا جناب والا؟ ایک یہ ارشاد فرمائیں اور کوئی ڈیڈ لائن دے دیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو پانچ کلومیٹر اور 42 کلومیٹر کا کہہ رہے ہیں، پورے 47 کلومیٹر، تو اس میں ابھی پر ایلیم بنا ہوا ہے Compensation کا، تو اگر منسٹر صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ ارشاد فرمائیں کیونکہ وہاں پر جو علاقہ ہے، Tourist resorts ہونے کی وجہ سے زمین کی قیمتیں بہت High ہیں اور وہاں پر 20 سے لیکر 25 لاکھ روپے تک فی کنال زمین کی Cost ہوتی ہے، ابھی جو سرکاری ریٹ انہوں نے مقرر کیا ہے، That is Rs. 150 per square feet، وہ بہت غریب لوگ ہیں، ایک ایک کنال، دو دو کنال ان کی زمین ہوتی ہے تو اگر یہ باہمی مذاکرات اور Negotiations کے ذریعے اس کی Price fix کر لیں تو یہ ان لوگوں کا، غریبوں کا فائدہ ہوگا اور سڑک



میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اور تیسری بات یہ ہے کہ پی سی ون کو جلدی اگر منظور کر لیں اور اس پر کام شروع کریں تو جلدی یہ سکیم Complete ہو جائے گی۔ تھینک یو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: سر، یہ جو ٹوٹل روڈ تھا، یہ کانسٹیبل سے مدین تک یہ 47 کلومیٹر تھا، اس میں جو کانسٹیبل کا نامانہ ہے، یہ آتا ہے 42 کلومیٹر، وہ Complete ہو چکا ہے اور اس کے اوپر میرے خیال میں آپ لوگوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے، شکر یہ سر۔ یہ جو نامانہ ٹو مدین ہے، یہ پانچ کلومیٹر شاید آپ اس کی بات کر رہے ہیں، اس میں آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے، اس میں وہاں پر بڑی زیادہ Hurdles ہیں، Consultants بیچ میں اس میں Hire ہوئے ہیں، پی سی ون اس کا بن رہا ہے اور جیسا کہ آپ نے کہا ہے، سیلاب کی وجہ سے اس کا کافی حصہ بالکل، زمین ہی وہاں سے چلی گئی ہے تو اس میں ایسا ہے کہ اس کے اوپر کام ہو رہا ہے جو وہاں پر Compensation ہم نے سیکشن فور کے نیچے کرنا ہے، وہ باقاعدہ کریں گے ان کو اور جو ریٹ ہے وہاں پر، اس ریٹس کے مطابق کریں گے جی اور اگر وہ کہیں تو خیر ہے ان کے ساتھ تھوڑا اوپر نیچے ہو جائیگا لیکن جو وہاں پر رولز ریگولیشنز ہیں، اس کے مطابق یہ ہمیں کرنا پڑے گا۔ شکر یہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میری ریکویسٹ ڈیپارٹمنٹ سے صرف سپیکر صاحب! یہی ہے کہ اگر ان کے ساتھ Negotiation کر لیں اور تھوڑی قیمت خیر ہے، وہ لوگ 20 لاکھ نہیں مانگیں گے، میں بھی اس میں بیٹھ جاتا ہوں اور سیکرٹری صاحب سے بھی اس میں مل لیتے ہیں تاکہ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہتر یہ ہے کہ آپ۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: یہ مسئلہ ہم حل کر سکیں۔ I am thankful۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ کونسلر نمبر 859، سید جعفر شاہ پلیز۔

\* 859 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیرونی امدادی اداروں کے تعاون سے سوات میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی کا کام شروع کیا تھا جن میں سے کچھ پلوں پر کام جاری ہے جبکہ بعض پلوں پر کام شروع کر کے ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض پلوں یعنی قندیل، دامانہ، بشیگرام، چیل، گورنئی، مانگیال، باڈالئی، پشمال اتروڑ کس رامیٹ، گجر گبرال اور بحرین توروال پلازہ پلوں کے ٹینڈرز بھی ہو چکے ہیں اور ان میں سے بعض پر کام شروع نہیں ہوا اور بعض پر کام کی رفتار سست ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پلوں کی تعمیر پر سست روی کی وجوہات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیرونی امدادی اداروں کے تعاون سے سوات میں سیلاب سے تباہ شدہ پلوں کی بحالی کا کام شروع کیا ہے۔ تمام منظور شدہ پلوں پر کام جاری ہے اور کسی بھی پل پر کام شروع کر کے ادھورا نہیں چھوڑا گیا۔ ضلع سوات کیلئے منظور شدہ 38 پلوں میں سے 26 مکمل ہو چکے ہیں، بقایا 12 پر کام جاری ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں موجودہ مالی سال 2013-14ء کے دوران مکمل کر لیے جائیں گے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

STATEMENT SHOWING LIST OF STEEL BRIDGES  
CONSTRUCTED BY DFID THROUGH CONSULTANT  
HALCROW IN C& w HIGHWAY DIVISION SWAT

S.NO.	NAME OF SCHEME	PROGRESS
	DFID Assisted Steel Bridges Project in Crises Affected Districts of Malakand Division, DFID Assisted (In Kind) ADP No.380/100038 (2013-14)	
1.	Allhuda Landaykass Steel Bridge	Completed
2.	Akhun Baba Shagai Steel Bridge	Completed
3.	Biha Fazal Banda Steel Bridge	Completed
4.	Tall Langar Steel Bridge	Completed
5.	Mandal Dag Bridge	Completed
6.	Gwalarai Bridge	Completed
7.	Lower Koo	Completed
8.	Taghma Nasrat Bridge	Completed

9.	Totano Bandal Bridge	Completed
10.	Dewlai Golden Bridge	Completed
11.	Gharai Khazana Bridge	Completed
12.	Lower Benr Bridge	Completed
13.	Toorawal Plaza Bridge	Completed
14.	Jaba Islampur Bridge	Completed
15.	Guilgram Bridge	Completed
16.	Degree College for Girls Barikot Bridge	Completed
17.	Dherai Kanju Bridge	Completed
18.	Jamnara Doghlagay Bridge	Completed
19.	Swagalai Bridge	Completed
20.	Aboha Barikot Bridge	Completed
21.	Sakhra Lalkoo Steel Bridge	Completed
22.	Sakhra Adda Bridge	Completed
23.	Swatial Fazal Banda Bridge	Completed
24.	Damano Kass i/o Sumano Kass Bridge	80% Completed
25.	Guranai Bridge	60% Completed
26.	Jarey Qandil Bridge	70% Completed
27.	Atror Bridge	60% Completed
28.	Kalam Bazar Bridge	Completed
29.	Kalam Exit Bridge	50% Completed
30.	Shinku Bashigram Bridge	Completed
31.	Peshmal Hurryanai Bridge	80% Completed
32.	Takhta Band (Kulader) Bypass Bridge	80% Completed
33.	Chail Bashigram Bridge	80% Completed
34.	Mankiyal Bridge	50% Completed
35.	Sper Dar Baba Bridge	Completed
36.	Gujaro Kalay Miandam Bridge	80%

		Completed
37.	Pishtonai Bridge	85% Completed
38.	Akhtar Abad Bridge	95% Completed
39.	Badalai Bridge (Not included in approved PC-I of DFID steel bridges)	Not- Approved

(ب) جز (ب) میں جن پلوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان تمام پلوں (ماسوائے باڈالئی) پر کام جاری ہے اور کام کی رفتار پر موسمی اثرات اثر انداز ہوتے ہیں، باڈالئی نام کا پل محکمہ کے پاس منظور نہیں ہے۔  
(ج) محکمہ / ٹھیکیدار کی طرف سے کسی قسم کی سست روی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا ہے اور تاخیر کی وجہ صرف بالائی علاقوں میں شدید موسم، بارش / سیلاب اور بر فباری ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یوسر۔ اس میں جواب بالکل درست ہے، ایک بات ہے اس میں جناب سپیکر! کہ یہ ایک گاؤں ہے باڈالئی اور یہ پل بھی سیلاب کی وجہ سے بہہ چکا تھا اور دسمبر یا نومبر 2012ء میری 'جائیکا' کے ساتھ بات ہوئی تھی اور انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا، اس کو Include کیا گیا ہے، 'جائیکا' کے اندر جو پل وہاں پہ تعمیر ہو رہے ہیں، یہاں پہ لکھا ہے کہ وہ نہیں ہے تو میری ریکوریسٹ ہوگی ڈیپارٹمنٹ سے، کیونکہ کم از کم پانچ چھ گاؤں اس سے ہزاروں کی آبادی مستفید ہوگی اور کافی متاثر ہے۔ یہ بھی سیلاب میں بہہ گیا تھا، یہ پل اور اس کو شامل کریں تو اس میں لوگوں کا فائدہ ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر عارف یوسف۔

پارلیمانی سپیکر ٹری سی اینڈ ڈبلیو: یہ جو پل، باقی یہاں پہ دیکھیں ٹوٹل جو پل تھے، وہ 38 پل وہاں پہ تھے جی، ان میں سے 26 جو Bridges ہیں، وہ Complete ہو چکے ہیں، آپ کا جو اعتراض ہے، وہ صرف باڈالئی پل پر ہے۔ اس کا یہ ہے کہ ابھی اس کو اے ڈی پی میں نہیں ڈالا گیا ہے، یہ بات آپ کی ٹھیک ہے اور یہاں پہ اس کی فنڈنگ کی وجہ سے، یہ ٹوٹل سیلاب کی وجہ سے جو پل گئے تھے اور جتنی فنڈنگ آئی تھی، اس کے مطابق کام شروع ہوا تھا، تو آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ پل رہتا ہے اور اس کو ہم Next PC-I میں یہ آپ Proposal دے دیں، اس کے مطابق ہم لوگ اس میں ڈال لیں گے اور ان شاء اللہ اس میں Next

جو پی سی ون ہے، اس میں ہم ڈال کر اس کو بنانے کی کوشش کریں گے، اگر فنڈنگ کے اوپر یہ Depend کرتا ہے، اگر فنڈنگ نہ ہوگی تو پھر اس کے مطابق کیا جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: سر جی، مہربانی۔ کوشش کریں کہ فنڈنگ ہو کیونکہ یہ سیلاب میں بہہ چکا ہے اور کافی لوگوں کو تکلیف ہے۔ ویسے میں Generally کہہ رہا ہوں کہ جو بقایا پلوں پہ کام ہوا ہے It's very satisfactory اور بہت اچھا کام ہوا ہے اور کافی پل ابھی Complete ہو چکے ہیں تو I appreciate -also

جناب قائم مقام سیکر: شکر یہ جناب۔ کونکین نمبر ہے 860، جی مظفر سید صاحب۔

\* 860 \_ جناب مظفر سید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی روڈوں کی تعمیر، مرمت و دیکھ بھال پختونخواہائی ویز اتھارٹی (PkHA) کے ذمہ ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ پختونخواہائی ویز اتھارٹی کو ایم اینڈ آر فنڈ کی مد سے فنڈ مختص کیا جاتا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ اتھارٹی کو ایم اینڈ آر فنڈ کی مد سے کل کتنا فنڈ دیا گیا ہے، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) گزشتہ تین سالوں میں مذکورہ رقم سے کن کن اضلاع میں روڈوں کی مرمت اور دیکھ بھال پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ضلع و روڈ کا نام، رقم کی مالیت اور اخباری اشتہار بمعہ تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) گزشتہ تین سالوں کے دوران PK-94، PK-95، PK-96 میں کن کن روڈز پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، روڈ کا نام، رقم کی مالیت، اخباری اشتہار بمعہ تاریخ کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): {جواب جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی این ڈبلیو) نے پڑھا} (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں جو فنڈز مہیا کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) سال 2010-11 مبلغ 625 ملین۔

(ii) سال 2011-12 مبلغ 650 ملین۔

(iii) سال 2012-13 مبلغ 750 ملین۔

تفصیل برائے سال 2010-11 تا 2012-13 جیسا کہ اوپر درج ہے، جناب کی خدمت میں بمعہ اشتہار نام رقم اور ضلع وار سڑکوں کی تفصیل ایوان میں پیش کی جا چکی ہے۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران PK-94، PK-95، PK-96 میں جن سڑکوں پر جتنی رقم خرچ ہوئی ہے، بمعہ اشتہار ایوان میں پیش کی جا چکی ہے اور حلقہ 96 PK میں کوئی سڑک PkHA کے حدود میں نہیں آتی۔

جناب مظفر سید: کوئٹہ نمبر 860، دیکبھی جی ما تپوس کرے وو او زما ضمنی سوال، دھغی جواب نہ دے را کرے شوے، ما دپی کے وائز تپوس کرے دے چپی دیکبھی خومرہ د Repairing / maintenance کار شوے دے؟ دویم دا چپی جواب کوم ماتہ ملاؤ شوے دے نو هغه دومرہ گد و دے چپی یو خائپی کبھی لیکپی پہ پیج نمبر 4 بانڈی د سترکت دیر بیا لیکپی شاھی، بیا لیکپی چوکیاتن، نو دا د دوہ ضلعو خبرہ ئے بل بل شان کرپی دہ، شاھی پہ دیر پائین کبھی دہ او چکیاتن پہ دیر بالا کبھی دے۔ بل خائے کبھی ماتہ لیکپی پہ پیج نمبر 9 بانڈی د سترکت تیمر گرہ، زہ حیران یم چپی د سترکت تیمر گرہ خو هلو شتہ نہ، Maintenance کبھی خہ کم د دوہ کرورو روپو کار پہ یو خائپی کبھی شوے دے، دھغی لوکیشن نشتہ، زما بہ د سپیکر صاحب نہ درخواست دا وی چپی زہ د تنقید بغرض اصلاح قائل یم، تنقید برائے تنقید نہ چپی یو خبرہ Thrash out کیری او خبرہ کتلی کیری او د یو خبری صحیح تحقیق تہ د رسید و پارہ خو دلته ماتہ دا جواب خو کافی نہ دے او نہ پہ دپی بانڈی زہ مطمئن کیرم او کہ زہ هسپی 'هاں' و کرم خونہ بہ زما ضمیر مطمئن شی او نہ بہ د خبری اصلاح وشی نو زما بہ دا درخواست وی چپی دا د Concerned Committee تہ لارشی او هلته کمیٹی کبھی د دا وکتپی شی چپی دومرہ پہ کرورونو روپو فنڈ د Maintenance او د Repair پہ نوم بانڈی لارشی پہ هوا کبھی، دلته تارکول و اچولے شی، هغه خائپی کبھی خبرہ لکہ تورہ

را تورہ شی، دوہ ورخې پس وائی یرہ باران راغے، بس باران سرہ خہ نشته، خبرہ ختمہ شوه۔ نو دا یو خان تہ د تھیک کولو خبرہ نو جناب سپیکر صاحب! زما بہ ریکویسٹ دا وی چې دلته د دې خبرو چې کوم Sensitive issues وی نو هغه د بالکل هغې باندي د پورا ریسرچ کیری، تحقیق د کیری او پہ هغې باندي د انکوائری کیری او پہ هغې باندي د هاؤس ہم پہ اعتماد کنبې اخستے کیری او د خبرې اصلاح د ہم کیری نو زہ بہ دا ریکویسٹ ډیر پہ ادب سرہ کوم چې دا د خامخا چې دا ډیرہ لویہ خبرہ دہ او ما د تولې صوبې تیوس ہم کرے دے پہ دیکنبې، یعنی دا خبرہ یواخې د ډیر لوئر نہ دہ، ما د تولې صوبې خبرہ کرې دہ نو کہ دا کمیٹی تہ لاړ شی نو زما یقین دا دے چې پہ تولہ صوبہ کنبې بہ یو خو پرسنت دا نظام د Repairing د Maintenance دا فنڊ منډ تھیک لگی او لږ بہ د هغه نظام اصلاح وشی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سوال نمبر 860 میں، پہلے اس کو فرنیئر ہائی وے اتھارٹی کہتے تھے، ابھی اس کو پختونخوا ہائی وے اتھارٹی کہتے ہیں، اس میں ہم نے بجٹ کے بعد کچھ سوالات اٹھائے تھے کہ اس محکمہ کے Criteria کیا ہیں؟ تو ہمیں بتایا گیا تھا کہ جس ضلع میں بھی ایساروڈ جو Intra district ہو جو داخلہ کو ملاتا ہو، وہ اسی Criteria میں آتا ہے اور اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ تو ہم نے کوہستان میں بھی Proposals دی تھیں ایم ڈی صاحب کو اور منسٹر صاحب نے Commitment بھی کی تھی فلور آف دی ہاؤس پہ، یوسف ایوب صاحب نے کہ ایسے اضلاع جہاں پہ فرنیئر ہائی وے اتھارٹی کے روڈز نہیں بنتے ہیں یا وہاں پہ وہ کام نہیں کرتے ہیں، اس معیار پہ اگر وہ پورا اترتے ہیں تو ہم اس کو شامل کریں گے لیکن آج تک ایم ڈی صاحب نے ان پراجیکٹس کو جو بڑے Important بھی ہیں اور Intra district roads بھی ہیں اور جو خاص کر دور دراز علاقے ہیں، ہمارے شانگلہ، بگمرام، کوہستان، تو ایسی سڑکوں کو اس میں شامل نہیں کیا اور یقیناً فلور آف دی ہاؤس پہ منسٹر صاحب نے اس کی یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم ان کو شامل کریں گے، اس میں بھی ذرا وضاحت کریں، یہ منسٹر صاحب کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی منسٹر بخت بیدار خان، پلیز۔

جناب بخت بیدار: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 860۔ مظفر سید صاحب زور ویر بنہ سوال کرے دے، دوئی سرہ زہ اتفاق لرم خو گیلہ مہی تری پہ دہی دہ چہی درہی حلقہی ئے ورکری دی او PK-97 پکنہی نہ د ورکریے او دے زمونہ د دیدک چیٹر مین دے نو پکار دہ چہی دوئی لکہ فراخدی نہ د کار واخلی او زہ د سوال مننہ کوم چہی داریفرشہ کمیٹی تہ۔  
جناب قائم مقام سپیکر: جی۔ مسٹر عارف یوسف پلیز۔

پارلیمانی سپیکر ٹری سی اینڈ ڈبلیو: شکریہ۔ اس میں یہ ہے کہ ٹوٹل ان کی جو ریکوریسٹ ہے یا پوچھنا جو چاہتے تھے، وہ Maintenance اور Repair اور خاص کر PK-94، PK-95 اور 96 کے بارے میں کہ کس کس روڈ پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، روڈ کا نام، رقم کی مالیت، اخباری اشتہارات بمع تاریخ فراہم کئے جائیں؟ اس کی ٹوٹل ڈیٹیل، جو انہوں نے ڈیٹیل مانگی ہے، وہ ساری ان کو دی گئی ہے اور یہ بیج نمبر 19 پر PK-94 کے بارے میں بھی ہے، 95 کے بارے میں، چونکہ 96 جو ہے وہ پراونشل ہائی وے کے نیچے نہیں آتا اس لئے اس کی ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے، جو انہوں نے Maintenance اور Repair یا پی ایچ اے کے بارے میں مانگا ہے، وہ ٹوٹل ہم نے یہاں فراہم کیا ہے اور اس کے بعد بھی اگر یہ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے بعد بیٹھ کر ان سے بات کر سکتے ہیں، ان کی تسلی کرادیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر، بخبنہ غوارم، بخت بیدار خان خو مونہ کنبہی زور اور دے نو دے نہ شو چھیر لے، ما خکہ دھغی ذکر نہ د کرے خو ہسہی ما د تولہی صوبہی سوال کرے دے، تاسو زما کوئسچن وگورئی نو پہ دغہ کوئسچن کنبہی چہی کومہ خبرہ ما کربہ دہ نو ہغی کنبہی سوال ہم دا دے چہی کوم کوم خائہی کنبہی د صوبہی سوال مہی کرے دے، سوال صوبے کا ہے، یہ ایک Constituency کا نہیں ہے، یہ ایک ضمنی وہ ہے کہ میں نے نیچے تین، اگر یہ چاروں کا دیا جاتا تو میرے خیال میں اور بھی بہتر ہوتا، میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری اصلاح کر دی لیکن جہاں تک تفصیل کا تعلق ہے جو ہمارے صاحب فرما رہے ہیں تو میرا تو اعتراض اسی تفصیل پہ ہے، میں تو اس کے ساتھ Disagree کرتا ہوں اور آپ دیکھیں نا، میں نے جو لکھا ہے، پوچھا ہے، وہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد، ڈی آئی خان، پشاور ایجنسی، مہمند ایجنسی، اور ابھی یہ



مجھے بتائیں کہ مہمند ایجنسی میں یہ کیسے انہوں نے Repair کا کام کیا ہے؟ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم فائنا میں نہیں کرتے یا شاید میں اس میں نہیں ہوں لیکن یہ انہوں نے مہمند ایجنسی کا کیسے دیا ہے؟ آپ سیریل نمبر 5 پہ دیکھیں تو کیا یہ مجھے مطمئن کر سکتے ہیں کہ یہ مہمند ایجنسی میں انہوں نے ادھر کام کیا ہے؟ اور ڈسٹرکٹ مردان، مردان پھر صوابی، بونیر، شانگلہ اور مالاکنڈ ایجنسی، تو یہ ساری میں نے ڈیٹیل سوات وغیرہ کی دی ہے، بونیر کی، تو یہ اگر سارے ایم پی ایز اس سوال کو سمجھیں اور اس کی اہمیت کو سمجھیں تو یہ اپنے اپنے حلقوں کی پھر ڈیٹیل وہ کریں گے اور ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ Repairing and maintenance کے نام پہ کتنا پیسہ ہمارا ضائع ہو رہا ہے اور اس کا کوئی Output نہیں ہے۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ یہ اگر کمیٹی کو چلا جائے تو میرے خیال میں یہ Thrash out ہو جائے گا اور اس میں ساری ڈیٹیل پھر ہاؤس کو آجائے گی۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 860, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it, the Question is referred to the concerned Committee.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

رسمی کارروائی

وزیر صحت: جناب سپیکر، صحافیوں کا بائیکاٹ ختم ہوا ہے اور وہ یہاں پہ آئے ہیں تو ان کو ویلکم کرتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم گلہت اور کرنی صاحبہ۔

محترمہ گلہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب، جیسے کہ بار بار ہماری اور آپ کی کاوشیں، آپ نے بہت Seriously اس مسئلے کو لیا لیکن افسوس میں یہاں پہ تھوڑا سا ضرور کروں گی کہ ہمارے جو آفیشلز ہیں، وہ اس کو اتنا Seriously مسئلہ، میڈیا جو چوتھا ستون ہے ہمارا اور جو زیادتی ہوئی ہے اور میرا خیال ہے، یہ ہمارے

صوبے میں بلکہ پورے پاکستان کی اسمبلیوں میں یہ واحد ایک ایسا واقعہ تھا کہ جس کی وجہ سے تین چار دن جو ہے تو میڈیا نے اسمبلی کی کوریج کا بائیکاٹ کیا جس میں لاء اینڈ آرڈر تھا اور جس میں باقی بہت Important issues تھے جو کہ یہاں سے باہر جانا چاہیے تھے۔ ہم اس پہ Believe کرتے ہیں کہ Tolerance ہونی چاہیے، چاہے وہ پولیس والا ہے، چاہے وہ آرمی والا ہے، چاہے وہ Politician ہے، چاہے وہ صحافی ہے، چاہے وہ جس طبقے سے بھی تعلق رکھتا ہے تو اگر ہم لوگ Polately کسی سے بات کر لیں، ٹھیک ہے سیکورٹی کے ہمیں مسئلے ہیں لیکن مسائل کے ساتھ ساتھ صحافیوں نے بھی اپنی جانیں قربانی کیلئے پیش کی ہوئی ہیں، میں ان کو ویلکم کرتی ہوں اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہم اس واقعے کی شدید مذمت کرتے ہیں اور فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کے توسط سے یہ بات سی ایم تک پہنچانا چاہتی ہوں کہ سی ایم صاحب اس بچے کو اسلام آباد کو سرکاری خرچے پر بھجوائیں کیونکہ وہ بچہ جو ہے، اس کی حالت اتنی ٹھیک نہیں ہے تو اگر اس کو اسلام آباد، کیونکہ اس کے سر پہ چوٹ لگی ہوئی ہے تو ہم صحافیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار بھی کرتے ہیں اور تمام اپوزیشن کی طرف سے ہم ان کو ویلکم بھی کرتے ہیں اور ہم اس واقعے کی مذمت بھی کرتے ہیں، جو ہوا اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر آپ اس کر سہی پہ ہیں تو آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے کیونکہ اس ہاؤس کے کسٹوڈین آپ ہیں، اس اسمبلی کی کسٹوڈین جو ہے، وہ یہ چیز ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ مسٹر شاہ حسین صاحب، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، پروں نہ مخکبھی ورغ شوکت یوسفزئی صاحب دلته کبھی پہ دہی فلور باندی دا اووئیل چہ زہ د صحافی خوا لہ دوہ درہی غلہ تلے ووم او هغه خیر خیریت مہی دریافت کرے دے او هغه تھیک ہم دے او ڊاکټران د هغه ډیر بنه نگهداشت کوی او ډیر بنائستہ علاج ئے دے۔ مفتی فضل غفور صاحب او زہ، مونر داسی یو دو گھنټی مخکبھی لاړو ایل آرایج تہ، سپیکر صاحب! پہ خدائے یقین و کرئی چہ هلته کبھی د هغه پہ کمرہ کبھی نہ نرس وہ، یو ڊاکټر راغله وو او هغه صحافی صاحب اووئیل، نعیم خان، چہ دا تاسو راغلی نو بد قسمتئ یا خوش قسمتئ سره دا ڊاکټر نن راغله دے او هغه ڊاکټر صاحب غالباً نعمت اللہ نوم ئے دے، هغه مکمل لکه یا د صوبائی اسمبلی ممبر یا د قومی اسمبلی ممبر هغی کبھی سیاست شروع کرو

چي طالبانو دا وکړل او ډرون حملې دا وشوې او پي تې آئي دا وکړل، جماعت اسلامي دا کوي، جميعت علماء اسلام دا وکړل، نو هغه هغې کبني سياست شروع کړو نو چي مونږ هغه ته دا اووئيل چي ته د دې سړي علاج وکړه او ته د اي اين تې سپيشلسټ ئې نو هغه اي اين تې سپيشلسټ هلته کبني مونږ سره سياست و جنگولو، هغه غريب صحافي، مريض هغسې پروت وو او د شوکت يوسفزئي نه د هغوي هم گيله وه چي دے خو زمونږ د صحافي برادري دے، دے راځي او بيا په فلور آف دي هاؤس باندې دا خبره کوي چي دلته کبني د هغه تههک تهاک علاج کيږي، علاج معالجه ئے شروع ده او هغه ته هيڅ قسم تکليف نشته نو هغه ما ته دا اووئيل چي زما د وروړپه حيثيت باندې ته د اسمبلئ په فلور باندې دا اووايه چي نه شوکت صاحب چا ډاکټر ته وينا کړې ده او نه زما خواله ډاکټر راغلي دے، نه زما Proper علاج شروع دے، ماته خو زما وروړپه وائي چي تا بل هسپتال ته اوړو خو زما د صحافت وروړپه چي دي، کميونټي چي ده، هغوي ما نه پريږدي او هغوي ما ته وائي چي ته به دلته کبني ئې حالانکه د هغه په ايل آرايچ کبني جي کم از کم د هغه هيڅ نشته، که چرته سي ايم مهرباني وکړي، تاسو مهرباني وکړئ او هغه چرته بنائسته بنه هسپتال کبني چرته پرائيويت هسپتال کبني هغه داخل کړي او د هغه علاج معالجه مفت وشي، نه هغه ته دوائيانې او د مفت دوائيانو دا خبرې ټولې غلطې دي، نه مفت دوائيانې شته ورته او نه ئے خواله ډاکټر راځي، د ده داسې علاج چي وشي جي، پرائيويت هسپتال کبني چي مفت دوائيانې ملاؤ شي، د دې حکومت خرچه برداشت کړي چي دې سره د صحافي برادري تسلي وشي او د دوي ډاډ گيرنه ډيره مهرباني۔

جناب قائم مقام سپيکر: شکر يه جي۔ جناب شوکت يوسفزئي صاحب۔

وزير صحت: جناب سپيکر، يه جو بات کر رہي ٿي، مجھے خوشي ہے کہ کم از کم صحافیوں کے ساتھ ان کی ہمدردی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامياں)

وزير صحت: پليز آپ سنين نا۔

(شور اور قطع کلامياں)

وزیر صحت: سن تو لیں نا۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اور کرنی: سپیکر صاحب، ہمیں ہمدردی ہے، یہ کیا بات ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر صحت: آپ کو بڑا پر اہم ہے ویسے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔ آپ سنیں جی، آپ ان کو بھی سن لیں۔ شاہ حسین صاحب، پلیز

آپ تشریف رکھیں، آپ ان کو سن لیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر صحت: آپ خبر نہ بنائیں نا، بیٹھ جائیں نا، آپ کی خبر بن گئی نا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت اور کرنی: ہم خبر نہیں بناتے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی جی، پلیز آپ۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ جس دن یہ واقعہ ہوا، اسی رات کو میں گیا ہوں اور میں نے یہ کہا

تھا کہ میں ڈیڑھ گھنٹے بیٹھا رہا ہوں، اگر اس میں کوئی غلطی ہوئی تو میں اسمبلی سے Resign دے دوں گا۔

میں نے یہ کہا تھا کہ میں (تالیاں) میں نے یہ کہا تھا کہ میں ڈیڑھ گھنٹے اس کے ساتھ بیٹھا رہا اور چونکہ یہ

بولٹن بلاک میں ہے تو بولٹن بلاک میں ٹائم پہ ڈاکٹر آتا ہے، صبح آتا ہے، شام کو آتا ہے، اگر وارڈ میں کرنا ہے

تو وارڈ میں ہر وقت ڈاکٹر موجود رہتا ہے۔ یہ بھی میں کہتا ہوں کہ اس کی میڈیسن Totally free ہے، اگر

یہ غلط ہوا تو میں ذمہ دار ہوں، یہاں پہ میں کبھی غلط بات نہیں کروں گا۔ ابھی آپ کمیٹی بنا لیں، میں ابھی کہتا

ہوں، ابھی کمیٹی بنا لیں جناب سپیکر، میں ساتھ جانا ہوں، اگر میں نے غلط بیانی کی ہو، جو سزا آپ دینا چاہتے ہیں، میں تیار ہوں لیکن خبریں نہ بنایا کریں، پلیز۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر محمد علی، پلیز۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ زہ خیل د اپوزیشن ورونرو تہ ہم د دہ یو خبری اطمینان ورکوم، زہ خوشحالہ شوم چہ دوی کم از کم دیوانسان او داسی زمونہ صحافی ورورد ہغہ د خیریت بارہ کبھی فکر مند دی، دا ڀیرہ بنہ خبرہ دہ خوان شاء اللہ پہ دہ فلور باندہ چہ یورکن صوبائی اسمبلی خبرہ کوی نو ان شاء اللہ دا خبرہ بہ د ایماندارئ نہ ڀکھ وی، دا بہ بنہ مدلل خبرہ وی ځکھ چہ پہ مونہ باندہ چہ قوم اعتماد کرے دے نو داسی خوشی خلق ئے نہ دی رالی۔ شکر الحمد للہ ٲول بنہ او شاہ حسین صاحب خو ماشاء اللہ دوی Hat-trick کرے دے، دریم ځل ئے دے چہ ممبر شومے دے۔ زہ د دہ د جذباتو، احساساتو قدر کوم، عزت ئے کوم۔ زہ جی پروں درہ بجہ د دغہ صحافی نعیم صاحب خوا لہ ورغلے یم، پہ بولتہن بلاک کبھی روم نمبر 7 کبھی دے ہغہ، ما چہ ٲیوس وکرو، ہغہ تہ تکلیف ڀیر زیات وو، ما ورته اووئیل ستا د ڀاکترانو ځہ پوزیشن دے؟ ہغہ ما تہ اووئیل چہ نن دوہ ڀاکتران راغلی دی د سحر نہ، درہ بجہ وہ، دوہ ڀاکتران راغلی دی او البتہ تکلیف ورته ڀیر زیات وو، وائی یرہ تاسو لہرہ رابطہ وکری کہ چرتہ ځوک انجکشن راتہ ولگوی، دا درد بہ زما کنٲرول شی۔ ایم ایس تہ مہ ٲیلیفون کرے وو، ہغہ پہ لاہور کبھی وو، وائی چہ بالکل زہ رابطہ کوم، بیا مہ ہغہ نہ پس چیف ایگزیکٲو سرہ رابطہ وکرہ، ہلتہ چہ د ہغہ سرہ کوم وزٲرز راغلی وو، د ہغہ ورونرہ یا د ہغہ رشتہ دار، ہغوی ہم بالکل مطمئن وو خودائے وئیل چہ یرہ Pain ورته ڀیر زیات دے نو ان شاء اللہ دانہ دہ جی، ٲول ایم پی ایز تلی دی، د اپوزیشن ایم پی ایز ہم ٲیوس لہ تلی دی، د حکومت ایم پی ایز ہم ٲیوس لہ تلی دی۔ دا کار ہم ڀیر غلط شومے دے، حکومت د ہغہ سرہ ہمدردی ہم کوی، د ہغہ ٲولیس خلاف چہ دے کارروائی ہم شوہ دہ خوزہ دا وایم چہ ان شاء اللہ تعالیٰ د حکومت د طرف نہ بھرپور سپورٲ، تسلی ساتئ ان شاء اللہ او کہ نور ہم تاسو

په ديکبني خه کمه وي، دا خو زمونږ د ټولو مشترکه ورور دے، په ديکبني الله د چري نه کري چې زه تاسو ته دا اووايم چې يره حکومت په دې خيز کبني بي پروا دے، حکومت د چا عزت نه کوي، زه دا وایم چې منسټر دوه ځله د سپري تپوس له ځي، د هغه د پارټي پارليماني سيکرټريان، ليډران ځي، دغه شان زمونږه سپيکر صاحب پخپله ځي، دا خو يو لويه آند دے، دا خو زمونږ صحافيان برادران Fourth pillar of the state دی، مونږ چې د دوي قدر نه کوو نور به د چا کوو۔ انشاء الله تاسو تسلي ساتي جي۔

جناب قائم مقام سپيکر: شکر يه جناب۔

(عصر کي اذان)

جناب قائم مقام سپيکر: جي سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسين: شکر يه سپيکر صاحب۔ سپيکر صاحب، مونږ خود صحافيانو او بيا د پريس گيلري د ايسوسي ايشن او د دې ملگرو شکر يه هم ادا کوو چې غالباً نن په څلورمه ورځ باندې هغوي خپل بائیکاټ ختم کړو او دلته راغلل او سپيکر صاحب، دې منسټر صاحب هم خبره وکړه چې زه هسپتال ته تلے يم او Colleagues هم خبره وکړه، پکار هم وه چې هسپتال ته تلے وے خو که سپيکر صاحب، مونږ وگورو د دې اسمبلۍ په تاريخ کبني دا په دې گيلري کبني زه گورم چې ډير 'سينيټر موسټ' جرنلسټس چې دی هغه ناست دی، د دې اسمبلۍ په تاريخ کبني چرته څلور ورځې د اسمبلۍ نه بائیکاټ نه دے شوه او د دې بائیکاټ نقصان دا دے چې څلور ورځې دا اسمبلۍ وچليده خو زمونږه د دې هاؤس آواز هغه اولس ته، عوامو ته نه دے رسيدلے او بيا دا دلته زمونږ دوه Colleague چې نن هسپتال ته تلي دي، هغوي وائي چې يره زمونږ هغه صحافي ورور او حقيقت هم دا دے چې دا ډير زيات عجيبه کار شوه دے چې د اسمبلۍ په گيت کبني په صحافي باندې گزار کيږي، د هغه نه وينې بهيږي او څلور ورځې پس چې دے، دا دومره Delay کيږي، دا ډيره زياته د افسوس خبره ده او بيا دا خبره کيده چې يره فوټيج به گورو چې چا ته گناه ده، چا ته گناه نه ده؟ زما خودا خيال دے، ما په هغه ټاټم باندې منسټر صاحب ته دا خبره کړې وه چې دا خو ډيره

زیاتہ واضحہ دہ چہی کوم سرے د قانون پاسدار دے ، ہغہ راپاسیدلے دے ، توپک ئے راخستے دے او صحافی ئے د دہی گیت مخی تہ وھلے دے ، د ہغہ پہ خلہ باندہی ، د ہغہ پہ سینہ باندہی وینہ بھیری ، دا ڀیرہ زیاتہ عجیبہ خبرہ دہ چہی تاسو بہ کبینئی ، کمیٹی بہ کبینوئی ، بیا بہ دا فیصلہ کوئی چہی آیا دا گناہ چاتہ وہ ؟ دا گناہ خو وروند تہ ہم پتہ وہ چہی دا گناہ چاتہ وہ۔ دا گناہ ہغہ چاتہ وہ چہی لگیدلے دے تشدد ئے کرے دے پہ ہغہ صحافی باندہی۔ سپیکر صاحب ، Delay پکبئی وشوہ او بیا دا ہم ڀیرہ زیاتہ غورہ خبرہ دہ چہی حکومت د صحافیانو تنظیم سرہ ناست شوے دے او دا مسئلہ چہی دہ ، دا مسئلہ ئے حل کرہ او بیا شوکت صاحب ہم خبرہ وکرہ او محمد علی صاحب ہم خبرہ وکرہ ، تاسو بہ تلی یئ ، بنہ کار مو کرے دے خو ستاسو تگ دومرہ لویہ خبرہ نہ وہ ، دا ڀیرہ لویہ خبرہ وہ چہی دومرہ لوئے ظلم شوے دے او خلور ورخہی ہغوی بائیکاٹ کرے دے ، د دہی اسمبلی آواز قوم تہ نہ دے رسیدلے ، نن ہم مونر۔ دا خواست کوؤ چہی ہغہ صحافی چہی دے ، زما یقین دا دے چہی د ہغہ د اورہی ہدو کے ہم مات دے ، ہغہ تہ د Neuro ہم مسئلہ ، د پوزہی ہدو کے ہم غالباً چہی د ہغہ مات دے ، د غور ئے ہم مسئلہ دہ ، پہ دہی باندہی سپیکر صاحب! تکرار نہ کوؤ خو منسٹر ہیلتھ تہ بہ زما ہم دا ریکویسٹ وی چہی کہ ممکنہ وی چہی بیا ورشی او کہ ہلتہ د ہغہ Proper treatment نہ کیری ، پکار دہ چہی ہغہ ہلتہ ایم ایس تہ او چیف ایگریکیٹیو تہ او وائی چہی Proper treatment ئے شروع شی۔ ڀیرہ زیاتہ مہربانی ، ڀیرہ مننہ بہ وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب، سردار اورنگزیب صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، زہ ہغہ ورخ ہسپتال تہ تلے ووم جی۔

(قطع کلامی)

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک شوہ جی۔ سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس طرح اپوزیشن کے باقی ساتھیوں نے صحافیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے یہاں پہ بات کی، میں سمجھتا ہوں کہ جو چار دن اس

ہاؤس کی رپورٹنگ نہیں ہوئی اور جس طرح منسٹر صاحب غصے میں آگئے اور انہوں نے کہا کہ اپوزیشن والے خبریں لگوانے کیلئے بات کرتے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ اگر حکومت پہلے دن سے اس کے اوپر ایکشن لیتی تو شاید آج ہمیں خبریں لگوانے اور یہاں پہ بات کرنے کا موقع نہ ملتا۔ (تالیاں) بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج چار دنوں کے بعد جناب سپیکر صاحب! صحافیوں نے واک آؤٹ ختم کیا اور اسمبلی اجلاس میں آئے تو یہ۔۔۔۔۔

اراکین: نہیں آئے۔

سردار اور گلزیب نلوٹھا: چلو کوئی آگئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کو اگر ہم کسی اپوزیشن کی طرف سے، ہم انہیں اپنے فرض سے آگاہ کرتے ہیں تو یہ لڑنے کیلئے ادھر سے کھڑے ہو جاتے ہیں ہمارے ساتھ، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے اور ہمارے صحافی بھائی کا صحیح علاج نہیں ہو رہا ہے تو منسٹر صاحب کو چاہیے کہ یہاں سے یہ اسلام آباد بھی اس کو منتقل کر سکتے ہیں اور اس کا بہترین علاج کر سکتے ہیں۔ اگر حکومت اس کا علاج نہیں کرنا چاہتی تو ہم اپوزیشن والے مل کر اس کو 'اشفاء' میں لے جائیں گے اور اپنے خرچے کے اوپر اس کا علاج کروائیں گے۔ (تالیاں) وہ اس لئے کہ ہمارے صحافی بھائی آگ میں کھڑے ہو کر ہمارے صوبے کے اندر جو اس وقت حالات ہیں، وہ ایک ایک بل کی خبر سے صوبے کے عوام کو اور ملک کے عوام کو باخبر رکھتے ہیں اور یہی اس اسمبلی کی بھی زینت ہے۔ اگر ہم اپنے صحافی حضرات کا خیال نہیں رکھیں گے تو کون ان کی دادرسی کرے گا اور کس طرح ہمارا یہ میسج جو ہے، اسمبلی میں ہماری کارروائی ہے، یہ عوام تک پہنچے گی؟ تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ چونکہ اس وقت سپیکر کے فرائض انجام دے رہے ہیں تو اس کیلئے انکو آری کمیٹی مقرر کی جائے کہ جو شاہ حسین صاحب نے یہاں پہ پوائنٹ اٹھایا، نگہت اور کزئی صاحبہ نے اور منسٹر صاحب نے کہا کہ آپ تو اخباروں میں خبریں لگوانے کیلئے یہ سارا کچھ کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب! یہ قطعاً نہیں ہے، ہم اپنا جو ہمارا فرض ہے اپوزیشن کا، ہم اس فرض کو نبھاتے ہوئے حکومت کو اس کے فرض سے آگاہ کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جناب۔ مسٹر شاہ فرمان، پلیز۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: جناب سپیکر، اس پر میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔



جناب قائم مقام سپیکر: شاہ فرمان صاحب بات کر لیں، پھر آپ کی باری ہے۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): شکر یہ جناب سپیکر۔ اس ہاؤس کا ایک ہی پوائنٹ کے اوپر جو سب کا اتفاق ہے، وہ یہ ہے کہ صحافی برادری کے جو Rights ہیں اور ان کا جتنا خیال رکھا جائے، وہ کم ہے، اس پوائنٹ کے اوپر پورا ہاؤس متفق ہے، اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جو واقعہ ہوا، جب مجھے پتہ چلا، میں خود صحافی بھائیوں کے پاس چلا گیا اور میں نے ان سے یہ کہا کہ جو آپ مناسب سمجھتے ہیں، آپ مجھے بتائیں تاکہ اسی طرح ہم آرڈرز کریں، آپ کے ذہن میں جو بات ہو کہ انکو آری ایسی ہونی چاہیے، سزا ایسی ہونی چاہیے، آپ بتادیں؟ وہ بھی ہم نے کیا اور میں تین چار دفعہ ان کے پاس پر لیں کلب بھی چلا گیا، ان سے معذرت بھی کی، ان کے ساتھ اظہار ہمدردی بھی کیا، ان کی شکایات بھی Genuine تھیں۔ جہاں تک کہ اگر اس مریض کو Attention نہیں ملی تو جناب سپیکر! یہ فیصلہ گورنمنٹ اور اپوزیشن نہیں، یہ صحافی برادری کریں گے اور اگر وہ مجھے بتائیں گے کہ اس میں کوئی غفلت برتی گئی ہے تو میں ذمہ داری لیتا ہوں، ان کے Satisfaction کی، میں ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ (تالیاں) بجائے اس کے کہ گورنمنٹ کہے کہ جی ہم نے سب کچھ کیا اور اپوزیشن کہے کہ کچھ نہیں ہوا تو یہ فیصلہ صحافی برادری کو کرنے دیں اور میں ان کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ سمجھتا ہوں (تالیاں) ایک بات میں کرنا چاہتا ہوں اور میں نے یہ بات صحافی برادری کے ساتھ ڈسکس بھی کی ہے کہ ایک بندہ کسی ڈیوٹی کے اوپر، کوئی سپاہی یا کسی بندے کو ہم کھڑا کر دیں کہ وہ صحافیوں کا خیال رکھے، اب مجھے نہیں پتہ کہ اس کے ذہن میں کیا بات ہے؟ اگر وہ Individual capacity میں کوئی غلطی کرے گا تو گورنمنٹ کے اوپر اس وقت Responsibility آتی ہے کہ اگر وہ اس کے غلط کام کو Protect کرے، اگر گورنمنٹ Protect نہیں کرے گی۔ سی سی پی او اور آئی جی صاحب ایک گھنٹے کے اندر اس اسمبلی میں موجود تھے، ہمارے بھائی اپنے دوست کے پاس ہسپتال چلے گئے تھے، ایف آئی آر جس طرح کٹوائی گئی، انوسٹی گیشن جاری، اگر اس پراسیس سے بھی، اگر ایف آئی آر انوسٹی گیشن سے بھی ہمارے بھائی مطمئن نہیں ہیں تو میں ذمہ دار ہوں لیکن بجائے اس کے کہ ہم اس کے اوپر ڈی بیٹ کریں، یہ فیصلہ ہم ان کے اوپر چھوڑتے ہیں۔ میں Constantly ان کے ساتھ In touch ہوں، اگر وہ کہتے ہیں کہ ایف آئی آر ٹھیک

نہیں ہے تو بالکل ٹھیک نہیں ہے، انوسٹی گیشن ٹھیک نہیں ہے تو بالکل ٹھیک نہیں ہے، اگر علاج کا طریقہ کار صحیح نہیں ہے تو بالکل صحیح نہیں ہے، یہ ہم ان کے Discretion کے اوپر چھوڑتے ہیں۔ اس وقت سارا ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ آئندہ ایسا واقعہ بالکل بھی نہیں ہونا چاہیے اور میں جناب سپیکر صاحب! آپ سے بھی یہ ریکوریسٹ کرتا ہوں کہ چونکہ اسمبلی آپ کی Jurisdiction ہے تو یہاں پر سیکورٹی اور جو ہمارے صحافی حضرات آتے ہیں، ان کی چیکنگ کے حوالے سے بھی میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ ان کی عزت نفس اور ان کا Honour maintain رہے، ان کے Caliber اور اس کے مطابق Treatment ملے، یہ میری آپ سے بھی درخواست ہے اور اس ہاؤس سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ جو بھی صحافی برادری سمجھے کہ جس چیز کے اندر کمی ہے، گورنمنٹ اور میں اس کے ذمہ دار ہیں اور یہ فیصلہ ان پر چھوڑتے ہیں۔ میں نے اپنا فرض پورا کیا، میں جتنا گیا ہوں، آج بھی مجھے انہوں نے بلایا اور مجھے بڑی عزت دی، پریس کلب کے اندر ان کے بیٹھے، کچھ ہمارے گلے شکوے بھی ہوئے لیکن آخری بات میں یہ کہوں گا کہ یہ میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، میڈیا آزاد نہ ہوتا تو آج پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اس صوبے میں نہ ہوتی اس لئے کہ بہت سارے معاملات جو تاریکی میں ہوتے ہیں اور عام آدمی کو پتہ نہیں چلتا، اس کو Political decision لینے میں تکلیف ہوتی ہے، لہذا Awareness campaign کیلئے جو میڈیا کا Role ہے جو عام آدمی کو سیاسی طور پر اتنا باشعور بنانے میں جو میڈیا کا Role ہے، خاص کر پاکستان تحریک انصاف اور Coalition Government اس کی ممنون ہے اور میں پھر سے یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ آئندہ ایسا واقعہ نہیں ہوگا۔ چونکہ اسمبلی جناب سپیکر! آپ کی Jurisdiction ہے تو آپ سے درخواست ہے کہ آپ خاص خیال ان کارکھیں۔ ہماری طرف سے کوئی کوتاہی ہو، فیصلہ ہمارے بھائی کریں، ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ آپ سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پراٹھی ہیں تو اس لئے میں نے کہا کہ اس کو، آپ پھر اس کے بعد بات کر لیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: خیر جی، پہلے یہ بات کر لیں۔  
جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر، یہاں پہ ہاسٹل میں جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں، ہاسٹلز والے ایم پی ایز، میں ان کی طرف سے آپ سے ایک ریکویسٹ کرونگا کہ ہمارے لئے ایک ہیلی کاپٹر کا بندوبست کریں تاکہ یہاں سے ہم اسمبلی سے جب ہم جائیں ہاسٹل میں، کیونکہ کل رات کو شاید آپ کے نالج میں بھی یہ بات ہوگی کہ ہمیں یہاں پر اتار دیا گیا، روڈ مکمل طور پر بلاک تھا اور ہم پیدل ہاسٹل گئے ہیں اور گاڑیوں کا پتہ نہیں چلا ہے کہ وہ کس راستے سے ہاسٹل آئی ہیں؟ تو خدا کیلئے کوئی ایسا سسٹم بنائیں تاکہ یہاں سے ہم جائیں اور ہاسٹل میں داخل ہونے تک By air ہم جائیں اور وہاں اپنے کمرے میں چلے جائیں۔ تھینک یو، سر۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، واقعی بہت زیادہ رش کی وجہ سے یہ مسئلہ بنا ہوا ہے اور ہمیں روزانہ اس سے دو چار ہونا پڑ رہا ہے، لہذا اس کا فوراً تدارک کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ میری جب اس وقت آپ سے ریکویسٹ تھی تو مقصد یہ تھا کہ ہمارے معزز وزیر اطلاعات کے بولنے سے پہلے، جس طرح باقی تمام پارٹیز نے پریس گیلری میں وہاں کی رونق اور جتنی ہماری صحافی برادری ہے، ان کو واپس آنے پہ خوش آمدید میں بھی Formally قومی وطن پارٹی کی طرف سے کروں اور یہ ان کو باور کرا دوں کہ وہ یعنی ممبر نہ ہونے کے باوجود اس ہاؤس کا بذات خود ایک بنیادی حصہ ہیں اور جبکہ تمام ممبران بھی موجود تھے، افسران بھی موجود تھے، مہمانان بھی موجود تھے لیکن صرف صحافیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ بہت سنسان اور ایک سونا ہاؤس لگ رہا تھا تو ہمیں خوشی ہے کہ ان کی واپسی ہوئی لیکن اس میں ہم کسی بحث میں نہیں جانا چاہتے لیکن ایک کوتاہی حکومت کی طرف سے یہ ہوئی کہ کمیٹی توفی الفور بنی لیکن جو کمیٹی بنائی ہے، ابھی تک انہوں نے اس کا اجلاس نہیں کیا، آج بھی اسمبلی سیکرٹریٹ نے جناب وزیر اطلاعات کو یہ ایک چھٹی لکھی ہے کہ اس کا باقاعدہ Formal کمیٹی جو اس

سلسلے میں Constitute ہوئی تھی، اس کا اجلاس بلایا جائے اور پھر اس میں جو 17 تاریخ کو واقعہ ہوا، افسوسناک واقعہ، اس کی تحقیقات کی جائیں تو اس کمیٹی سے پہلے ہی وزیر اطلاعات نے، ظاہر ہے حکومت کی طرف سے انہوں نے یہ Effort کی تاکہ اس کو وہ اپنے تئیں جو ہے وہ صحافی برادران سے حل کریں چونکہ بار آور ثابت ہوئی، ظاہر ہے آج پریس واپس آئی ہوئی ہے، صحافی لیکن اس کو اس Probe کرنے کو میں سمجھتی ہوں کہ بہت اہمیت دینی چاہیے۔ وہ کمیٹی بنائی ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں جس طرح آج انہوں نے صحافیوں پہ سارا اچھوڑ دیا ہے کہ وہ جس طرح فیصلہ کرتے ہیں تو اس کی Terms of reference میں یہ بات بھی شامل کر دی جائے کہ اس واقعے کی بھی مکمل تحقیقات، اور اس کے علاوہ صحافی کیلئے جو بھی اس کی طبی سہولت یا جو کچھ ہے، وہ بھی اسی میں Decide ہو اور تیسرا سب سے بڑھ کر کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ممبران کے علاوہ پریس کے جو نمائندے ہیں، ان کو بھی Co-opt کرنا چاہیں تو وہ بھی کر لیں لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ جو کمیٹی بنی تھی، اس کا اجلاس فی الفور ہو جانا چاہیے تھا۔ 17 تاریخ سے آج 21 تاریخ ہو گئی ہے، اس کا انہوں نے کوئی اجلاس نہیں بلایا تو یہ یہاں پہ ذرا Non seriousness نظر آتی ہے اور باقی جہاں تک ابھی یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے جناب سپیکر، تو اس سلسلے میں بھی دیکھ لیں کیونکہ ایم پی ایز کی بالکل ساتھ ہی جگہ ہے اور اگر ان کی آمدورفت میں اتنے مسائل ہونگے تو پھر وہ روزانہ کی بنیاد پہ اجلاس میں ان کی شرکت جو ہے، اس میں خلل پڑے گا تو اس کی بھی میں سپورٹ کرونگی جو منور خان صاحب نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا اور نگہت بی بی نے سپورٹ کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ میڈم۔ نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی جانان صاحب! خبرہ و کبریٰ جی۔

مفتی سید جانان: سنا سو مشکور یم جی د وخت را کولو۔ زہ جی یو گزارش کوم، دا مونخ تہ ہسپی وقفہ کبریٰ او د تولو ملگرو مونخونہ خراب شی، لس منتہ کہ ئے وروستو کوؤ نو بنہ بہ وی جی۔ دا چہ لس منتہ تقریباً، پینخہ منتہ د پاسہ یا لس منتہ د پاسہ بانڈی ئے کوؤ، دا تہول کسان بہ جمعہ تہ غی او دا تہول بہ جمعہ سرہ

مونخ کوی، د تولو ملگرو مونخونہ بہ خراب شی۔ بس دا گزارش مپی تاسو تہ کولو۔

### نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ کونسین نمبر 866، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ۔

\* 866 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ میں میونسپل کمیٹی کے ذریعے مختلف پلازے BOT کی بنیاد پر تعمیر کئے جا رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) BOT کے ذریعے بنائے جانے والے پلازے کون کونسے ہیں، ان کی تفصیلات مہیا کی جائیں؛

(ii) آیا ان میں سے کوئی پلازہ مکمل ہو کر آمدن دے رہا ہے، اس کی تفصیلات اور آمدن بتائی جائے اور معاہدے کی تفصیلات بھی مہیا کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) BOT کے ذریعے بنائے جانے والے پلازہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) کوتل شاپنگ آرکیڈ، واقع پرانا جیل کوہاٹ (زیر تعمیر)۔

(2) نیوفروٹ / سبزی منڈی-II، واقع نیولس سٹیڈ کوہاٹ (زیر تعمیر)۔

(3) جناح پلازہ BOT کی بنیاد پر 2010 میں مکمل ہو چکا ہے۔

(ii) درج بالا BOT Projects میں سے جناح پلازہ کی تعمیر 2010 میں مکمل ہو چکی ہے۔ معاہدے کے

مطابق جناح پلازہ کے کرایہ کی مد میں 50% آمدن ٹھیکیدار وصول کر رہا ہے جبکہ 50% آمدن کا حصہ

میونسپل کمیٹی کو ہاٹ کا بنتا ہے جو کہ مبلغ -/93,035 روپے ماہانہ ہے اور موجودہ معاہدے کی معیاد برائے

33 سال ہے جو کہ از 2006 تا 2039 ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کونسین جو ہے، وہ

میونسپل کمیٹی BOT کی بنیاد پر تعمیر کئے جانے والے پلازوں کے بارے میں ہے۔ جناب سپیکر صاحب،

یہاں پہ جو انہوں نے جواب دیا ہے، BOT کے ذریعے بنائے جانے والے پلازہ جات کی تفصیل بتائی گئی ہے

تو اس میں سب سے پہلے جو بتایا گیا ہے، وہ BOT کی بنیاد پر تعمیر کئے گئے کوتل شاپنگ پلازہ کے بارے میں جو

کہ پرانا جیل کوہاٹ کا زیر تعمیر بتایا گیا ہے، اس کے فرسٹ فلور میں جو دکانیں ہیں، وہ تقریباً 20/20، 25/25 لاکھ پر فروخت ہو چکی ہیں اور اس کا معاہدہ تقریباً 2004 میں عابد برادرز کے نام سے ہو اور لوگوں سے کروڑوں روپے وصول کر کے اس کو ناکام اور نامکمل چھوڑا گیا۔ اس کا تعمیراتی وقت کب کا ختم ہو چکا ہے اور اس کو دوبارہ بڑھا دیا جاتا ہے، تعمیراتی کام کیلئے ڈی ایم اے پریمیئر ادا کر رہا ہے جو کہ تعمیراتی کام کے مطابق ٹھیکیدار کی ذمہ داری ہے۔ یہ پلازہ ناکامی کے باعث تجاویزات اور گندگی کا ڈھیر بن گیا ہے اور لوگوں کا حکومتی پراجیکٹ سے اعتبار اٹھ گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی کونسلر کے نمبر (ii) جز میں ہے کہ یہ نیو فروٹ منڈی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میڈم! بہتر یہی ہوگا، اپنا سپلیمنٹری کونسلر آپ کا کیا ہے، وہ بتائیں ذرا؟  
محترمہ نجمہ شاہین: یہ جو BOT کے ذریعے پلازے بنائے گئے ہیں، ان کے بارے میں کونسلر کیا گیا ہے  
 نا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

محترمہ نجمہ شاہین: تو انہوں نے جو بتایا تو اس میں انہوں نے یہی کہا ہے کہ یہ زیر تعمیر ہے، یہ جو کوتل پلازہ  
ہے، انہوں نے زیر تعمیر بتایا ہے جو کہ اس کے فرسٹ فلور پر جو دکانیں ہیں تو وہ 20/20، 25/25 لاکھ میں  
فروخت ہو چکی ہیں اور ان کا جو کنٹرول ہے، ان کا کروڑوں روپیہ جو ہے وہ وصول کر کے اور اسے نامکمل چھوڑا  
گیا ہے۔

ایک رکن: کام شروع ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: نہیں، کام اس میں شروع نہیں ہونا، کام اس میں نامکمل ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ کام انہوں نے نامکمل چھوڑ دیا ہے بلکہ اس کی مدت کو پھر دوبارہ بڑھا دیا جاتا

ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: تو اس کا مطلب ہے، ان کا معاہدہ جو ہوا ہے، اس کے مطابق ان کی طرف سے مکمل ہو چکا ہے لیکن یہ ابھی تک مکمل نہیں ہے، اس کو پھر دوبارہ بڑھا دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر عنایت خان، پلیز آپ میڈم کو Satisfy کر سکتے ہیں۔

وزیر بلدیات: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں ادھر بھی توجہ رکھ رہا تھا، ایم پی ایز صاحبان میری سیٹ پہ آرہے تھے لیکن میں ان کو بھی سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ آپ نے ان سے کہا کہ سپلیمنٹری کو لسن کریں، میں نہیں سمجھ سکا۔ جو پہلے نمبر پہ ہے، اس کے بارے میں انہوں نے بتا دیا ہے کہ جو ہمارا جواب ہے 'زیر تعمیر'، کا، اس سے انہوں نے اختلاف کر لیا کہ زیر تعمیر نہیں ہے اور اس کا جو فرسٹ فلور ہے، وہ Already دیا جا چکا ہے۔ ظاہر ہے جو ہماری انفارمیشن ہے اور ان کی انفارمیشن ہے، اس میں اختلاف آرہا ہے۔ میرے خیال میں یہ جو BOT basis پر پلازے بنے ہیں، یہ ویسے ہمارے دور میں نہیں بنے ہیں، ہم سے پچھلے دور میں یہ ہوئے ہیں اور میں یہ Claim نہیں کرتا کہ اس میں کوئی مطلب زیادتی یا کہ وہ سارا پراسیس Transparent طریقے سے چلا ہو لیکن مجھے جو جواب ڈیپارٹمنٹ سے ملا ہے، ظاہر ہے میں تو وہی اسی پہ وہ کرونگا، اگر اس جواب پہ ان کو شک ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر Further ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی جاسکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: صحیح ہے۔

وزیر بلدیات: ویسے میں خود کل جا رہا ہوں کوہاٹ، تو میں Specially یہ سوچ رہا تھا کہ میں Specially اس کے حوالے سے Further خود بھی معلومات اکٹھی کرونگا اور میڈم بھی اگر مجھے Assist کرنا چاہتی ہیں، ان کے ساتھ انفارمیشن ہیں تو میرے ساتھ شیئر کریں اور اس جواب کے اندر اگر کوئی غلط بیانی کی گئی ہے تو اس کے حوالے سے ان شاء اللہ ہم کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے میڈم۔ بہتر تو یہی ہے، کل سر جا رہے ہیں وہاں پہ کوہاٹ، تو وہاں پہ ہو کے میرے خیال میں آپ کے سامنے بات ہو جائے تو بہتر ہوگا۔ میں خود بھی کوشش کرونگا کہ موجود رہوں۔ جی میڈم انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکر یہ جناب سپیکر۔ یہ میری Colleague اور معزز بہن نے جو یہ سوال کیا ہے، یہ بہت اہمیت کا سوال ہے۔ مجھے عنایت اللہ خان صاحب کی جو Potentials ہیں، ان کی Capability ہے، اس میں بالکل شک نہیں ہے لیکن میرا ان سے سوال ہے کہ وہ ایک دودفعہ پہلے بھی یہ کہہ چکے ہیں کہ کیا یہ سوال و جواب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا ہے، ان کا خود بھی اس میں تھوڑا سا شک، تو میں ان سے یہ سوال کرتی ہوں کہ یہ فرض منسٹر کا نہیں ہے کہ وہ جواب کو Approval دیں اور جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہوں، وہ کس طریقے سے ہاؤس میں سوال کا جواب دیتے ہیں؟ اگر وہ خود مطمئن نہیں یا ان کے دل میں اگر ذرا بھی شک ہے تو ان کو یہاں جواب بھیجنے سے پہلے اس کی انوسٹی گیشن کرنی چاہیے بجائے اس کے کہ ہاؤس کو یہ اس طرح کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ میڈم۔ جی مسٹر عنایت اللہ خان۔

وزیر بلدیات: میں ہر سوال کو چیک کرتا ہوں اور جو ہمارے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ہیں، ان کو انسٹرکشنز ہیں کہ کوشش کریں کہ جس ایم پی اے کی طرف سے سوال آیا ہو، ان کو ٹیلی فون بھی کریں۔ میں معذرت کرتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ نہیں ملا، ان سے میں نے گفتگو نہیں کی ہے لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ جو سوال آتا ہے، جس ایم پی اے کی طرف سے آتا ہے، میں ان سے خود ملوں اور ان سے ڈسکس بھی کروں اور ان کو میں فلور آف دی ہاؤس پہ مطمئن کر سکتا ہوں تو میں یہ کوشش کرتا ہوں اور میں ہر سوال کو خود پڑھتا ہوں اور یہ اس سوال کے اوپر میرے Approved کے الفاظ بھی ہیں، ظاہر ہے مجھے یہ انفارمیشن دی گئی ہے، بادی النظر یہ انفارمیشن ٹھیک ہے، میڈم نے ان انفارمیشن کو کونسچن کیا ہے تو میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب انہوں نے کونسچن کیا ہے تو I will investigate کہ آپ کا جو سوال ہے، اگر وہ ٹھیک ہے تو میں بالکل آپ کے ساتھ Agree کروں گا، اس پرائیکشن لیں گے سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، کونسچن نمبر 861۔

\* 861 \_ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کی رہائش کیلئے مختلف کالونیاں تعمیر کی گئی ہیں جن کی دیکھ بھال کیلئے عملہ تعینات کیا گیا ہے؛



(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں تو:

- (i) گلشن رحمان کالونی، سول کوارٹرز، سول کالونی، ورسک کالونی اور ڈبگری گارڈن میں کتنا عملہ تعینات کیا گیا ہے، تمام کی تفصیل ترتیب وار فراہم کی جائے؛
- (ii) گلشن رحمان کالونی میں صفائی کا نظام بہت ناقص ہے، کئی کئی ماہ تک گندگی کے ڈھیر اور کچرا پڑا ہوا ہے، آیا حکومت ان کالونیوں کی صفائی کا نظام بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) تفصیل درج ذیل ہے:

List of PBMC Staff working in Civil Colony Warsak Road, Civil Quarters Kohat Road, Gulshan Rehman Colony and Dabgari Gate Garden Bungalows.

#### CIVIL COLONY WARSAK ROAD

S.No	Name	Designation
01	Adil Riaz	Pump Operator
02	Noor-ul-Hadi	Electrician
03	Irfan Shehzad	Pump Operator
04	Khalid Zaman	Pump Operator
05	Jalal-ud-din	Chowkidar
06	Rahimdad	Pipe Fitter
07	Tahir Gul	Carpenter
08	Sher Baz	Sweeper
09	Imran Khan	Pump Operator
10	Amir Nawaz	Mali

#### CIVIL QUARTERS KOHAT ROAD PESHAWAR

S.No	Name	Designation
01	Ghufran Khan	Supd: E&M
02	Hayat Khan	Electrician
03	Akhoonzada	Pipe Fitter
04	Abdul Basit	Carpenter
05	Fida Muhammad	Electrician
06	Fayaz Khan	Pipe Fitter
07	Sheryar	Pipe Fitter

08	Rab Nawaz	Electrician
09	Saqib Khan	Cooli
10	Adil Khan	Mali
11	Arshad Khan	Chowkidar
12	Muhammad Adil	Head Chowkidar
13	Mushfiq-ur-Rehman	Pump Operator
14	Awais Khan	Pump Operator
15	Sohail Haidar	Pump Operator
16	Javed Iqbal	Pump Operator
17	Noor Muhammad	Cooli 01-07-2013 Retired
18	Samiullah	Cooli
19	Waseem Raza	Helper
20	Fazal Hadi	Pipe Fitter
21	Liaqat (Masih)	Sweeper
22	Marish (Masih)	Sweeper
23	Nasir(Masih)	Sweeper

GULSHAN REHMAN COLONY

S.No	Name	Designation
01	Shams-ur-Rehman	Artificer
02	Ilyas Khan	Carpenter
03	Momin Khan	Pipe Fitter
04	Rizwanullah	Pipe Fitter
05	Ibadat Shah	Pipe Fitter
06	Muhammad Rafiq	Pump Operator
07	Hazrat Gul Khan	Pump Operator
08	Noor Khan	Pump Operator
09	Israr-ud-din	Electrician
10	Fazal Wahid	Painter
11	Haidar Shah	Electrician
12	Qari Noor-ul-Haq	Pesh Imam
13	Waheed Masih	Sweeper
14	Adnan	Cooli

DABGRI GATE GARDEN BUNGALOWS

S.No	Name	Designation
01	Hanif	Mali

(ii) گلشن رحمان کالونی 264 مختلف سائز کے رہائشی فلیٹس پر مشتمل ہے۔ اس وقت کالونی میں صرف ایک سو پندرہ ساری کالونی میں کام کرتا ہے البتہ محکمہ اپنے توسط سے گندگی ٹھیکیدار کے ذریعے اٹھاتا ہے لیکن مستقل حل کیلئے محکمہ انتظامیہ کو بذریعہ چٹھی No.7423/9-E مورخہ 06-12-2013 درخواست کی گئی ہے کہ میونسپل کارپوریشن پشاور کو ہدایت جاری کی جائے کہ سرکاری کالونیوں کیلئے صفائی کا بندوبست کرے۔ (اس سلسلے میں ایگزیکٹو انجینئر بی بی ایم سی، سی اینڈ ڈبلیو ڈی پرائمرٹمنٹ پشاور کی دستخط شدہ مذکورہ بالا چٹھی ملاحظہ کی گئی)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے اس کونسل میں پوچھا ہے کہ "گلشن رحمان کالونی، سول کوارٹرز، سول کالونی، ورسک کالونی اور ڈگری کارڈن میں کتنا عملہ تعینات ہے؟" تو مجھے جو عملے کی تفصیل بتائی گئی ہے سوال میں، جناب سپیکر صاحب! میں صرف گلشن رحمان کالونی کی بات کرتا ہوں، وہاں پر 264 جوا نہوں نے جواب دیا ہے، انکے جواب کے مطابق مختلف سائز کے رہائشی فلیٹس ہیں اور ان رہائشی فلیٹس کیلئے صرف ایک چوکیدار ہے جناب سپیکر، وہاں پر چوریاں بھی ہوتی ہیں اور ایک چوکیدار ہونے کی وجہ سے وہاں گھروں کا صحیح طریقے سے تحفظ نہیں ہو سکتا اور آئے روز وہاں پر چوریاں ہوتی ہیں اور دوسری بات میں نے وہاں کی گندگی کے حوالے سے کی ہے کہ اس کی گٹر لائنیں ساری ان کالونیوں کے اندر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور صفائی کا کوئی معقول بندوبست نہیں ہے جس سے وہاں پر طرح طرح کی بیماریاں پھیل بھی رہی ہیں اور پھیلنے کا بھی خدشہ ہے، تو مجھے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ایک سو پندرہ ساری کالونی میں کام کرتا ہے جی، اتنی بڑی کالونی میں صرف ایک سو پندرہ کام کرتا ہے اور وہ اپنے توسط سے گندگی ٹھیکیدار کے ذریعے اٹھاتا ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں محکمہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے توسط سے محکمہ سے گندگی وہ ٹھیکیدار سے اٹھواتا ہے، گزشتہ چھ مہینوں سے جو گندگی کے انبار وہاں پر لگے ہوئے ہیں، وہ اس نے کیوں نہیں اٹھائے؟ میں سال کا اس لئے نہیں کہتا کہ منسٹر صاحب کہیں گے کہ یہ تو ہم سے پہلے کی بات ہے، چھ مہینے سے جو گندگی کے ڈھیر ہیں، وہ اب تک کیوں نہیں اٹھائے گئے ہیں؟ اور ساتھ جواب میں لکھتے ہیں کہ "محکمہ انتظامیہ کو بذریعہ چٹھی نمبر فلاں فلاں درخواست کی گئی ہے کہ میونسپل کارپوریشن پشاور کو ہدایت کی جائے کہ سرکاری کالونیوں کیلئے صفائی کا بندوبست کرے"۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا

چاہتا ہوں مسٹر صاحب سے کہ یہ کالونیاں کس محکمے کے زیر انتظام ہیں، اگر وہ محکمہ انکی ذمہ داری نہیں اٹھاتا تو پھر یہ محکمہ انتظامیہ کس طرح اس کی ذمہ داری اٹھائے گا؟ تو یہ بالکل زیادتی ہے، میں سپیکر صاحب! آپ سے ریکوریسٹ کرونگا کہ میرا یہ کونسین کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پر جو رہائشی ہیں، جو بیچارے غریب ملازمین ہیں تو ان کو بھی وہ Facilities ملنی چاہئیں اور کوئی تھوڑا بہت خرچے کی بات ہے، اگر یہ لکھ دیتے کہ ہمیں اس کے اوپر جو اس کی Repairing ہے گٹر لائینوں کی اور صفائی کا جو بندوبست ہے، وہ ہمیں جلد از جلد یا کوئی ٹائم دیدیتے تو میں مطمئن ہو جاتا اور اس میں انہوں نے کہا ہے، اپنی ذمہ داری اٹھا کر محکمہ انتظامیہ کے اوپر ڈال دی ہے کہ وہ لوکل کونسل کو کہیں گے، تاکہ وہ بندوبست کریں تو یہ میرا کونسین ہے، میں ریکوریسٹ کرونگا کہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، Answer میں کہا گیا ہے کہ گلشن رحمان کالونی میں 264 رہائشی فلیٹس ہیں۔ 264 رہائشی فلیٹس کیلئے جناب سپیکر، جب یہ یہاں پوسٹوں کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں چونکہ Mention نہیں ہے، ان کیلئے سیکورٹی کا کوئی سسٹم نہیں ہے اور یہاں تین پپ آپریٹرز لکھے ہیں جس میں ایک ڈیوٹی پر ہوتا ہے، وہ بھی کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا اور 264 فلیٹس کی گندگی کو اٹھانے کیلئے ایک سوپر ہے، وہ اپنے توسط سے جناب سپیکر، ایک بندہ کیا اٹھائے گا؟ اس کے پاس کونسی ایسی لوڈ کرنے والی گاڑی ہے جس میں وہ گنداٹھا کے لیکر جائیگا؟ جناب سپیکر، یہ کونسین آپ ضرور ریفر کریں کمیٹی کو کیونکہ اس کالونی کے نام پر Repair کیلئے لاکھوں روپے کا فنڈ نکلتا ہے خزانے سے اور جو وہاں لگتا ہی نہیں ہے۔ آپ کبھی اس جگہ کا وزٹ کریں، آپ کو یقین بھی نہیں آئیگا کہ یہاں کس کس رینک کے آفیسرز رہے ہیں، یقیناً وہ کلاس فور کے رہنے کی جگہ بھی نہیں رہی اب، اور فنڈ ہے کہ ہر سال لاکھوں روپے اس کیلئے مختص کئے جاتے ہیں، ضرور اس کونسین کو کمیٹی کو ریفر کریں۔ تھینک یو سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو): شکر یہ جناب سپیکر۔ گزارش یہ ہے کہ یہ جو سوال پوچھا گیا ہے، اس میں بڑی ڈیٹیل لکھی گئی ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کیلئے مختلف کالونیاں تعمیر کی گئی ہیں جن کی دیکھ بھال کیلئے عملہ بھی تعینات کیا گیا ہے؟"، "جی ہاں" اس کا جواب ہے۔ دوسرا گلشن رحمان کی انہوں نے ڈیٹیلز پوچھی ہیں اور تیسرے میں جو دو نمبر جز ہے، گندگی کے بارے میں بات کی آپ نے، اور نگزیب صاحب نے، ان سے گزارش یہ ہے کہ اوپر یہ کہہ رہے ہیں، وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں، تو گزارش یہ ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو کا جو یہ ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ صرف Maintenance اور Repair کیلئے ہے جی، یہ ایک سوپر کی بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر ایک سوپر ہے تو یہ سوال ہم سے Relate ہی نہیں کرتا، یہ سوال ہونا چاہیے تھا ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے آپ باقاعدہ اس کا سوال کریں اور اس کا اگرچہ وہ لوگ ہمیں اور دینگے، میڈم نے بھی جیسے کہا تو وہ ایڈمنسٹریشن والے دینگے تو جتنے ہم لوگوں کو انہوں نے Available کئے ہوئے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کو Maintenance کیلئے، وہی لوگ ہمارے پاس ہیں اور اگر آپ ایڈمنسٹریشن سے اپنا سوال اس طریقے سے کریں تو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی سردار صاحب! میرے خیال میں یہ بات تو ٹھیک کر رہے ہیں، آپ فریش کونسلین کر لیں۔ (مداخلت) جی، جی، ایڈمنسٹریشن۔۔۔۔۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! بالکل جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے، میں مانتا ہوں، بات اسی طرح ہے اور میں نے کونسلین بھی اسی طرح کیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ اوپر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں، تو پھر یہ لکھ دیتے، میرے کونسلین کے آگے یہ لکھ دیتے کہ یہ سوال غلط ہو گیا ہے، ہم اس کا جواب دینے کے مجاز نہیں ہیں، یہ دوسرا محکمہ اس کا جواب دیگا۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، یہ تو ٹال مٹول والی بات ہے، میرا اس میں کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے، یہ وہاں پر سینکڑوں جو ملازمین رہ رہے ہیں اور گریڈ 20 اور 18 کے لوگ رہ رہے ہیں تو ان کے ساتھ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ ایک محکمہ ٹال کر دوسرے کے اوپر ڈال دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سیکنڈ پیج آپ دیکھیں جی، میرے خیال میں ایک List annexed کی ہے انہوں نے، آپ ذرا چیک کریں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! اتنا پیسہ، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ اگر یہ آپ کا سوال نہیں ہے تو کیوں خرچ کیا گیا ہے، اتنا نام کیوں ضائع کیا گیا ہے؟ یہ اگر جس محکمے کا سوال تھا، اس نے مجھے کیوں جواب نہیں دیا، جواب اس کی طرف سے کیوں نہیں آیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: میڈم عظمیٰ خان کو بھی سن لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! عارف یوسف صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس محکمے کا کام یہ نہیں ہے، گندگی یا سوپہر، پھر یہاں پوسٹ کیوں دی گئی ہے سوپہر کی؟ جناب سپیکر، یہ لوگ سوپہر کی Post mention کریں تو سوپہر کیا کریگا، گند نہیں اٹھائے گا، صفائی نہیں کریگا جناب سپیکر؟ ایڈمنسٹریشن کا اگر یہ کام ہے تو پھر آپ اسے ایڈمنسٹریشن کمیٹی میں ریفر کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عارف یوسف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: گزارش یہ ہے کہ اورنگزیب صاحب میرے سینئر بھی ہیں لیکن ان کو میں نے آسان الفاظ میں سمجھایا کہ ہمیں جو لوگ ملیں گے، انہی سے ہم نے کام لینا ہو گا جو آپ نے ہم سے پوچھا ہے، ہم نے اس کا صرف آپ کو جواب دیا ہے اور چونکہ ہم سے یہ سوال Relate ہی نہیں کرتا، یہ ایڈمنسٹریشن نے جتنے لوگ ہمیں دیئے ہیں، اسکی ڈیٹیل ہم نے آپ لوگوں کو دیدی ہے۔ اگر آپ دوبارہ سوال Put کریں اور ایڈمنسٹریشن سے کہیں، میں اس پر اتفاق بھی کرتا ہوں جو آپ نے گندگی کا کہا ہے، اس سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ وہاں پر گلشن رحمان کالونی میں یا سول کوارٹرز میں زیادہ تر آپ کے ایمپلائز وہاں پر رہتے ہیں، میں خود وہاں پر، میرا حلقہ ہے، میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ صفائی کا انتظام نہیں ہے، یہ آپ لوگوں کے ساتھ بالکل اتفاق ہے میرا، لیکن یہ ہے کہ یہ جب، ہمارے پاس جو ایمپلائز ہیں وہ ہمیں، اس میں فنانس کو جائینگے یا ایڈمنسٹریشن کو جائینگے، میں نے خود اس سے ریکوریسٹ کی ہوئی بھی ہے کہ ہمیں آپ یہ دیں اور یہ کم ہیں، اس لئے کہ سول کوارٹرز میں وہاں پر تین لوگ دیئے ہوئے ہیں، وہ بھی کم ہیں، میں مانتا ہوں اس بات کو اور جو گلشن رحمان کالونی میں ہیں، وہاں پر بھی کم ہیں، اس میں آپ اسٹیٹ آفس کو بھی اگر

Involve کریں، اس لئے کہ وہاں پر تجاوزات بھی کافی ہیں تو میری یہ گزارش ہے آپ سے کہ اس کو Re-question کر کے، ہم نے اس کو لیٹر بھی کیا ہوا ہے اور آپ کے 'تھرو' بھی ہوگا تو وہ جواب Proper آجائیگا اور اسمبلی میں آپ لوگوں کو پیش کریں گے۔ جی شکریہ۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی مفتی سید جانان، پلیز۔

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب بنہ خبرہ و کپرہ خوزہ جی یو گزارش کوم۔ مونبرہ خو اکثر سوالونہ دلتنہ کبني راواستوؤ، د دې سوالونو خو تصحيح کيږي بيا، مونبرہ خو په پيد باندي وليکو، دلتنہ راشی، دا لاندي د اسمبلئ سيکشن کبني د هغې تصحيح وشي، د هغې نه بعد بيا محکمو ته لار شي۔ دا خو پکار دا ده چې که د دې محکمې سوال نه وی، دا دومره د اسمبلئ عملہ ناسته ده، پکار دا ده چې بيا هغوی تصحيح کرے وے کنه؟ دا منسٹر صاحب سره Related سوال دے او که نه وی بيا دا د اسمبلئ د ماتحتو خلقو چې دا چا دا سوال جوړ کرے دے او محکمو ته ئے استولے دے، دا د هغوی غلطی ده جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سوال خوزہ وایم چې بالکل تھیک دے مفتی صاحب۔۔۔۔

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب ته خو جی بيا خان خلاصول نه دی پکار کنه، بيا منسٹر صاحب ته جواب ور کول پکار دی، دا اوس ولې خلق Confuse کوی خپل مینځ کبني؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر! آپ اس طرح کریں کہ ان کے ساتھ ذرا بیٹھ کر یہ معاملہ ذرا۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: جناب سپیکر صاحب، میں خود بھی حیران ہوں کہ انہوں نے کیوں اس طریقے سے لکھا ہے، وزیر مواصلات اور نیچے پوچھ رہے ہیں صفائی کا، مجھے خود اس کی حیرت ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھوڑا سا کونسین بھی، سردار صاحب نے بڑا ٹیکنکل کونسین کیا ہے، اس میں Technicality ہے۔ (تہقہہ) بالکل میں کہہ رہا ہوں، میرے سینئر ہیں، میرے بڑے ہیں،

اگر یہ چاہیں تو اس کے بعد آپ سے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اونگزیب نوٹھا: میں تو بیٹھ گیا تھا کہ عارف صاحب بار بار ریکویسٹ کر رہے ہیں اور میں دوبارہ سوال لے آؤنگا لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، جب ہم کوئی سوال کوئی ممبر جمع کرواتا ہے تو پھر ہماری قرارداد کے اوپر یہ لکھ کر واپس کی جاتی ہے کہ یہ فلاں آرٹیکل کے تحت یہ اس طرح ہے اور یہ سوال کے بارے میں مجھے کیوں نہیں لکھ کر بھیجا گیا کہ یہ تو محکمہ انتظامیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، موصلات کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا؟ یہ سر، میرا آپ سے سوال ہے، آپ کا سیکرٹریٹ اگر اس طرح غفلت کریگا تو ہمارا یہ ٹائم بھی ضائع ہوگا اور جو جتنا بڑا، میں سمجھتا ہوں کہ سوال کے اوپر خرچہ ہوا ہے، ٹائم ضائع ہوا ہے تو یہ سپیکر صاحب! پھر آپ خود ہی فیصلہ کر لیں، خود ہی فیصلہ کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ Technically میرے خیال میں تھوڑا مسئلہ ہوا ہے، Technicality پر نہیں جائینگے۔ عارف صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: یہ چاہتے ہیں تو ان سے، خیر ہے بلا لیں گے، ہمارے عنایت صاحب بھی موجود ہیں، ان سے بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں اس بارے میں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھینک یوجی، تھینک یوجی۔ سید جعفر شاہ، کونسن نمبر 862۔

\* 862 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر موصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے دوسرے اضلاع کی طرح ضلع سوات کو بھی سڑکوں کی مرمت کیلئے سالانہ فنڈ مختص کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع سوات کیلئے 2013-14 کے دوران اس مد میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا اور یہ فنڈ کس بنیاد اور کن شرائط پر خرچ کیا جاتا ہے؛

(ii) PK-85 میں سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کی مرمت کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا، آیا سیلاب سے سب سے زیادہ متاثرہ سڑک اتر وڑ اور بشیگرام سڑک کا منصوبہ اس میں شامل کیا گیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟



جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ صوبے کے دوسرے اضلاع کی طرح ضلع سوات کیلئے بھی سالانہ فنڈ (AOM&R) مختص کیا جاتا ہے۔

(ب) (i) ضلع سوات کیلئے 2013-14 کے دوران سالانہ معمولی مرمت AOM&R (Annual Ordinary Maintenance & Repair) کی مد میں 22 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس میں سے نصف فنڈ یعنی 11 ملین برف گلشیر اور پہاڑی تودوں کے پھسلنے کے باعث بند روڈ کی صفائی کیلئے رکھے گئے اور باقی 11 ملین ضلع سوات کی تمام موجودہ سڑکوں کی معمولی مرمت کیلئے رکھے گئے ہیں۔

(ii) PK-85 میں سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کی مرمت کیلئے اس فنڈ میں سے کوئی پیسے نہیں رکھے کیونکہ یہ فنڈ (AOM&R) معمولی نوعیت کی مرمت کیلئے ہوتے ہیں۔ سیلاب سے متاثرہ اتر وڈ اور بشیگرام سڑک کی مکمل بحالی کیلئے ایک الگ جامع اور بڑے منصوبے کی ضرورت ہے جو کہ (AOM&R) کے فنڈ سے ممکن نہیں۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی سپیکر صاحب۔ دا سوال نمبر دے اتہ سوہ او دوہ شپیتم۔ دیکھنی جی، It's okay خوزہ وایم چپی د Maintenance او د Repair کوم فنڈ دے نوپہ Need basis باندی کہ دا وشی خکے چپی زہ دلته گورم، زما حلقہ کبھی د تہلو نہ زیات ہلتہ کبھی Land sliding کبھی، ہلتہ د مرمت دیر ضرورت وی او دلته کبھی دوئی وائی چپی مونبرہ ورلہ یوہ روپی ہم نہ دہ ایبنو دلپی نو دا لبرہ غوندی بی انصافی بنکاریری نو پارلیمانی سیکرٹری صاحب تہ بہ می دا خواست وی چپی دوئی ہغوی تہ ہدایات ورکری دلته پہ دپی فلور باندی چپی دا پہ Need basis باندی ورکری چپی کومو علاقو کبھی یقیناً د مرمت ضرورت وی چپی ہلتہ فنڈ ورکری۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو): جناب سپیکر، یہ اس لئے کہ انہوں نے Maintenance کا پوچھا ہے تو Maintenance میں ٹوٹل انہوں نے 22 ملین رکھے تھے اور جعفر شاہ صاحب کی بات بالکل ٹھیک ہے، وہ 11 ملین جو ہیں وہ برف گلشیرز وغیرہ اور باقی 11 ملین جو ہیں، وہ

Repair کے ہوتے ہیں، یہ جو روڈ کا ذکر کیا گیا ہے، وہ اتنا بڑا روڈ ہے، اس کے اوپر اگر یہ 22 ملین ٹوٹل بھی لگ جائیں تو وہ نہیں بنتے تو Need basis پر اس کو بالکل ضرور کرتے ہیں، میں اس میں رکھ دیتا ہوں اور Next ADP میں شامل کر دیئے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔ کونسل نمبر 863، سید جعفر شاہ۔

\* 863 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2010 کے سیلاب سے کلام روڈ، کلام گھیل روڈ، اگر کس روڈ، کلام اور بڑے سیرے روڈ مانکیال بری طرح تباہ ہو چکے ہیں اور گزشتہ حکومت نے ان کی بحالی کا کام شروع کیا تھا؛  
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے مذکورہ سڑکوں کا کام ادھورا رہ گیا ہے اور پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سڑکوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے کب تک کام شروع کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) جی ہاں، مذکورہ سڑکوں پر صوبائی حکومت نے بحالی کا کام کیا ہے ماسوائے کلام روڈ جو کہ NHA کے پاس ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سڑکوں کا کام منظور شدہ تخمینہ لاگت کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے ماسوائے کلام روڈ جو کہ NHA کے پاس ہے اور ان سڑکوں کی پختگی (تار کول) منظور شدہ تخمینہ لاگت میں شامل نہیں تھی۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دیا گیا ہے۔

جناب جعفر شاہ: مہربانی سپیکر صاحب۔ اتہ سوہ او درې شپیتم سوال دے۔ دیکھنی جی دی (ب) جز کبھی دوئی لیکلی دی چې نور کار به پکبني مونږه نه کوؤ، دا سرکونه زیات داسې دی چې دا لنک روڈ زدی او په دې باندې په زرگونو خلق ووسپری نو زما به منستیر صاحب ته او محکمې ته داریکویسټ وی چې د دې د پارہ د خامخا فنډ کبړدی ځکه چې هغه شته پیسې په دې باندې یو یو کروړ، دوه دوه کروړه روپئ لگیدلې دی نو چې دا کم از کم هغه ځایونو ته وورسی، درې

سرکونہ دی، خلور، پہ ہغی باندی مونبرہ تیر حکومت کنبی کار کرے وو، تیر کال او اوس نیمگری پاتی دی نو عارف صاحب تہ زما دا ریکویسٹ دے چہ د

دی ہم دوئی ہدایت دلته ورکری، He is as such nice Minister۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: بالکل صحیح دہ، بالکل دا صحیح دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی آپ Satisfied؟

جناب جعفر شاہ: او جی، زہ مطمئن یم۔

جناب قائم مقام سپیکر: کولسین نمبر 867، سید جعفر شاہ۔

\* 867 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلعی انتظامیہ سوات کی منظوری سے فتح پور تا میاندم سڑک کی پختگی کا کام شروع کیا گیا ہے جو کہ مکمل کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کی لاگت میں سڑک کے کناروں کی پختگی بھی شامل تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سڑک کے کناروں کی پختگی پر کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (جواب پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے پڑھا): (الف) گزشتہ دور

حکومت میں مذکورہ سڑک ضلعی ترقیاتی پروگرام میں شامل وفاقی حکومت کی گرانٹ "سوات ڈیولپمنٹ

پراجیکٹ" میں تخمینہ لاگت 47.986 ملین روپے کیلئے بذریعہ پراجیکٹ 'اپرول' اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی سہا

2010-11 منظور ہوئی تھی۔

(ب) سڑک کی Black Topping ہو چکی ہے اور کناروں کی پختگی تخمینہ لاگت میں شامل نہیں تھی۔

(ج) سڑک کے کناروں کی پختگی اور باقی ماندہ پشٹے اور نالیوں کیلئے ایک Revised PC-I بنا کر ضلعی

حکومت سوات کو منظوری کیلئے بمورخہ 10-12-2011 کو بھیجا گیا تھا تاہم مذکورہ تخمینہ لاگت منظور نہ ہو سکا

اور اسی دوران سوات ڈیولپمنٹ پراجیکٹ کی مدت تکمیل بھی اختتام پذیر ہو گئی۔

جناب جعفر شاہ: جی مہربانی سپیکر صاحب۔ دوئی دا لیکلی دی، 867 دے کنہ جی؟

Mr. Acting Speaker: 867.

جناب جعفر شاہ: چچی دغہ سِرک چچی د کوم سِرک پہ غارہ چچی دا کومی نالی دی او د هغی کوم ایڈیشنل کناری دی، غاری دی نو دوئی وائی چچی دا پہ دہی بحت کبھی، سوات دیوولپمنٹ پیکج کبھی نہ وو شامل، یقیناً چچی نہ وو شامل پکبھی خو جی زہ دا وایم چچی هغه دیو نمونی سِرک جوڑ شوے دے، زہ پہ دہی فلور بانڈی دا خبرہ کوم. It's one of the model road in the entire Province او زہ وایم کہ د دہی د پارہ پکبھی سپیشل فنڈ ایبنود لے شی، دا میاندم یو سیاحتی مقام دے نو دغہ غاری چچی ورته مونر پخچی کرو سیمنتیو بانڈی، دیرہ کمہ خرچہ بہ پری راخی نو د هغی روڈ بہ دیر پائیدار وی او خلقو ته بہ ترپی دیرہ فائدہ وی نو دا بہ مپی ریکویسٹ وی منسٹر صاحب تہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی عارف یوسف۔

پارلیمانی سپیکر سی اینڈ ڈبلیو: ٹھیک ہے سر، اس کو پہلے جو روڈ بنایا گیا تھا، وہ تقریباً۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ، سردار نلوٹھا صاحب کا بھی سپلیمنٹری کونسلین ہے میرے خیال میں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، یہ جب سے سڑکوں کے کنارے بنانے کی حکومت نے کوئی منظوری دی اور اس وقت سے جو روڈ قلی تھے، وہ ختم کر دیئے تھے اور جب بھی کوئی روڈ قلی ریٹائرڈ ہوتا تھا تو اس کی Post abolish ہو جاتی تھی۔ اب یہ روڈ کے کنارے بھی ٹھیکیدار نہیں بنانا یا محکمہ نہیں بنواتا اور روڈ قلی کی پوسٹ بھی ختم ہو گئی ہے تو منسٹر صاحب سے میں چاہوں گا کہ ذرا اس کی وضاحت کر دیں چونکہ سارے روڈز، کروڑوں روپیہ ضائع ہوتا ہے، روڈ قلی کتنی تنخواہ لیتا ہے اور اس کا اس کے اوپر کتنا خرچہ آتا ہے اور یہ کنارے بھی آپ اگر چاہیں تو میں آپ کو وزٹ اپنے علاقے میں کراؤنگا، جو نئے روڈز بنے ہیں، ان کے بھی یہ کنارے نہیں بنائے گئے ہیں، اس لئے یہ روڈ قلی کی پوسٹ کو بحال کیا جائے اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عارف یوسف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو: سر، یہ جو کونسن میں انہوں نے پوچھا تھا سوات ڈیولپمنٹ پیکنج، یہ سر، One time grant تھی، یہ دوبارہ ہمیں نہیں ملی، یہ صرف ایک ہی ٹائم گرانٹ تھی اور جتنا روڈ بننا تھا، اس سے ڈبل بنایا تھا۔ اور نگزیب صاحب نے جیسے فرمایا ہے کہ بعض جگہوں پر روڈ کے کنارے نہیں بنا رہے، اگر وہ ان کے پی سی ون میں موجود ہے اور اگر وہ اس کے غلط بنا رہے ہیں تو بالکل آپ ہمیں نشانہ ہی کریں، ہم ان کا پتہ کریں گے اور ان کو ڈیپارٹمنٹل جو بھی ان کے خلاف ہوگا ہم کریں گے۔ ان کے لائنس ہیں، وہ بھی منسوخ کریں گے اور مکمل ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ شکر یہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جعفر شاہ صاحب! مطمئن ہیں آپ؟

جناب جعفر شاہ: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ۔

### اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب امجد خان آفریدی صاحب 21-01-2014 کیلئے; سلطان محمد خان صاحب 21-01-2014 کیلئے; جناب حبیب الرحمان صاحب 21-01-2014 و 22-01-2014 کیلئے; مسماہ رومانہ جلیل صاحبہ ایم پی اے 21-01-2014 و 22-01-2014 کیلئے اور جناب عبید اللہ مایار صاحب 21-01-2014 کیلئے; خالد خان صاحب ایم پی اے 21-01-2014 کیلئے; جناب سمیع اللہ علیزئی صاحب ایم پی اے 21-01-2014 کیلئے; جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ 21-01-2014 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is granted.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، د پروئی ورخی لاء اینڈ آرڈر پہ حوالہ باندھی چھی کوم ڈسکشن شوے وو او بیا منسٹر صاحب، منسٹر

انفارمیشن ڈیرہ زیاتہ بنہ خبرہ کپری وہ چپی دا ٲول هاؤس چپی دے، هغه د صوبائی حکومت له اختیار ورکری، هغوی د بیا حکومت له اختیار ورکری چپی دپی صوبه کبني دامن و امان په حواله باندي چپی خومره هله ځله، خومره کوشش چپی دے، هغه حکومت کولے شی۔ بیا زمونږ اپوزیشن هم حکومت ته دا ايشورنس ورکړو، منسټر صاحب پرون دا خبره کپری وه چپی نننی ورځ ئے ياده کپری وه چپی بیا به ٲول کبني نو او قرارداد چپی دے، هغه به متفقه (ٲور) باندي ډرافٲ کړو نو ما وئيل چپی سپيکر صاحب! يو خو منسټر صاحب ته، حکومت ته دا ياده کړم، پکار دا ده چپی مونږ کبني نو او هغه قرارداد چپی دے، دهغې ډرافٲنگ وکړو ځکه چپی دا ډيره زیاتہ اهمه مسئله ده او ډيره اهمه خبره ده نو ستاسو به هم ډيره زیاتہ مهربانی وی که په دپی حواله باندي يو شو۔

جناب قائم مقام سپيکر: جی، مسټر شاه فرمان صاحب، شاه فرمان صاحب، پليز۔

جناب شاه فرمان (وزیر اطلاعات): شکريه جناب سپيکر۔ چونکه آج سردار حسين بابک صاحب نے بات بالکل صحیح کی اور ہے بھی ایسا، آج پرائیویٹ ممبرز ڈے، اور بہت سارے سوالات، بلز اور ریزولوشنز ان کی طرف سے (ہیں)، تو اگریہ چاہتے ہیں کہ ابھی کر لیں تو تین تین بندے بٹھالیں، اگریہ ابھی چاہتے ہیں اور اگریہ چاہتے ہیں کہ کل Probably is the last day، کی تسلی سے، میرا کل کا جو مقصد تھا، وہ یہ تھا کہ اس میں کوئی ایسی چیز نہ رہ جائے کہ جو دوبارہ ہم اس کے اوپر ڈیویڈ کریں، جی کہ آپ نے یہ کہا تھا، میں نے یہ کہا تھا، میں نے کہا ٹائم ہو ہمارے پاس لیکن اس وقت یہ کر سکتے ہیں کہ تین تین بندوں کی کمیٹی تو بنا سکتے ہیں تو اگریہ Agree کرتے ہیں کہ ابھی بیٹھ جائیں اور اس کے اوپر کر لیں یا اگر کل سیشن شروع ہونے سے پہلے اس کمیٹی کو بلا کے اور Finalize کر کے ریزولوشن پاس کرائیں، جیسے ان کی مرضی۔

جناب قائم مقام سپيکر: جی، سردار حسين بابک صاحب۔

جناب سردار حسين: سپيکر صاحب، زما خیال دا دے چپی دا دومره زیاتہ Complicated خبرہ نہ ده او په صوبه کبني چپی کوم صورتحال دے، دهغې نہ حکومت هم خبر دے، دهغې نہ اپوزیشن هم خبر دے او بیا خبره هم ډيره زیاتہ Simple ده۔ ظاهره خبره ده، دا هاؤس چپی دے، دا One twenty four چپی کوم ممبرز دی، دا دپی صوبي د ٲولو نه لويه جرگه ده، لويه جرگه، دا دپی صوبي

نمائندہ جرگہ دہ او زما یقین دا دے ، دا خو ڊیره زیاتہ اسانہ خبرہ دہ ، پہ دیکبئی خو زیات نہ زیات لس منتہ لگی چہ مونرہ دا قرارداد چہ دے ، ہغہ ڊرافت کرو او دا ٲول ہاؤس چہ دے ، دہ حکومت لہ اختیار ورکرو او یواخہ دا اختیار چہ دے ، ہغہ مونرہ حکومت تہ نہ ڤریردو پہ دہ مشکل کبئی ، پہ دہ مسئلہ کبئی ، خنگہ چہ ڤرون ہم زمونرہ د Opposition colleagues خبرہ کړی دہ چہ کہ حکومت خنگہ ہم غواړی د دہ مسئلہ حل ، دا کہ دوی گنری چہ پہ مذاکراتو کبئی د ہغہ مسئلہ حل دے او دا کہ دوی گنری چہ پہ کارروایی کبئی د مسئلہ حل دے نو اپوزیشن چہ دے دیوی خبری نہ وروستو کیری نہ ، حکومت سرہ بہ شا پہ شا ولاړ وی ان شاء اللہ ، مت پہ مت بہ ورسره ولاړ وی نو زما بہ ریکویسٹ دا وی چہ لس منتہ ڤرہ لگی ، مونرہ بہ دا قرارداد ڊرافت کرو او د دہ ہاؤس نہ بہ ئے پاس کرو نو زما یقین دا دے چہ دا بہ ڊیره زیاتہ مناسبہ خبرہ وی۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نگہت اور کزئی صاحب۔

محترمہ نگہت اور کزئی: یہ Relevant مسئلہ ہے تو Relevant مسئلے پہ میں ان کو سپورٹ کروں گی کہ کل جو ہم لوگوں نے بات کی ہے اور اتنی لمبی چوڑی لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں بات ہوئی ہے کہ ہم سارا اختیار آپ کو دیتے ہیں اور اس اپوزیشن کی طرف سے، چونکہ تمام لوگ امن چاہتے ہیں اور ہم سب امن چاہتے ہیں اپنے صوبے کیلئے، اپنے وطن کیلئے تو اس میں اگر آج ہی، مطلب پانچ چھ سات لائسنوں کی یہ قرارداد ہی ہے، تو وہ آپ کو سارا اختیار دیتے ہیں، آپ امن لے کر آئیں، مذاکرات کے ذریعے لاتے ہیں، جو بھی طریقہ Adopt کرتے ہیں کیونکہ اب لائسن اٹھانا ہمارے بس کی بات نہیں رہی ہے اور جناب سپیکر صاحب، ایک دوسرا بہت ہی Important جو میرا ایک، آپ سے میری درخواست ہے کہ 'کوئسٹنر آؤر' جو ہے، وہ ایک گھنٹے کا ہوتا ہے، جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ ہم ڈیڑھ گھنٹہ بھی بعض اوقات 'کوئسٹنر آؤر' میں گزار لیتے ہیں، دو گھنٹے بھی گزار لیتے ہیں۔ سر، یہ ہاؤس جو ہے تو ہاؤس کو کسی طریقے سے چلنا چاہیے، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پہ ہمارا اسٹاف جو ہے، وہ صبح آٹھ بجے آتا ہے اور سر، یہ رات کو نوبے اور دس بجے اپنے گھر جاتے ہیں اور نو، دس بجے جب یہ گھر جاتے ہیں اور ہائی کورٹ نے یہ باقاعدہ اپنے لوگوں

کیلئے جناب، میں اس لئے آپ کی چیئر سے مخاطب ہوں کہ یہ آپ کے چونکہ زیر سایہ ہیں، اللہ کے بعد، تو جناب سپیکر صاحب! ایک تو ہائی کورٹ نے بھی یہ آرڈر کیا ہوا ہے کہ ان لوگوں کو جو ہے تو وہ Late sitting allowance دیا جائے، انہوں نے اپنے ایمپلائز کیلئے کیا ہے، تو سر، ایک تو یہاں پہ ان لوگوں کو بھی دیا جائے۔ دوسری جو سب سے Important بات ہے سر، وہ یہ ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ رسک الاؤنس دے رہا ہے، گیٹ پہ جو لوگ ہیں اور یہ لوگ وہ ہیں، لیکن ہماری اسمبلی میں رسک الاؤنس جو ہے، وہ نہیں ہے تو جناب سپیکر صاحب! وہ رسک الاؤنس بھی آپ پہ، کیونکہ ان لوگوں کی جانیں بھی جو ہیں، اللہ کے بعد آپ کی چیئر کو دیکھ رہے ہیں تو ایک تو ان لوگوں کا رسک الاؤنس جیسے دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں ہے، ایف سی میں ہے، پولیس میں ہے، دوسرے تمام ڈیپارٹمنٹس میں ہے جو کہ مطلب حفاظتی اس کیلئے ہے تو یہ تین چار باتیں ایسی ہیں کہ جو کہ قرارداد کے حوالے سے میں نے بتائیں، ’کونسیچرز آور‘ کے حوالے سے بتائیں، Late sitting کے حوالے سے میں نے بتائیں اور اس کے علاوہ جو رسک الاؤنس کے بارے میں بتائی، تو جناب سپیکر صاحب، یہ میری گزارشات تھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یوسر۔ یقیناً یہ اسمبلی کا بزنس بھی ضروری ہے لیکن آج اس صوبے کو اور اس ملک کو جو چیلنجز درپیش ہیں، میرے خیال میں سب سے Important بات یہ ہے کہ پہلے ہم اس چیز کو ذرا Importance دیں اور جیسے سردار حسین بابک صاحب نے بھی یہی کہا کہ کوئی اس قسم کی یہاں پہ یہ ایک Consensus develop ہو جائے تاکہ یہ یہاں کی اسمبلی ایک ایسی چیز پہ متفق ہو جائے کہ اگر ڈائلاگ کرنے ہیں یا آپریشن کرنا ہے تو میرے خیال میں یہ چیز بڑی ضروری ہے باقی رولز، کونسیچرز ہیں یا جو کچھ ہے وہ تو چلتے رہیں گے سر لیکن ہمارے لئے اس وقت یہ بڑی Importance کی بات ہے کہ کم از کم ہماری اپنی صوبائی اسمبلی اس چیز پہ متفق ہو جائے کہ ایک چیز، یہاں سے ایک ریزولوشن چلی جائے کہ



ڈائلاگ کرنے ہیں یا آپریشن کرنا ہے تاکہ میج چلا جائے کہ واقعی KPK Assembly کے  
 Politicians اس بات پہ Agree ہیں کہ جو بھی ہو ایک فیصلہ ہو جائے۔ تھینک یوسر۔  
 جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ جی، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، میں منور خان صاحب کی بات سے متفق ہوں اور بد قسمتی  
 سے ایک ناخوشگوار واقعے کی وجہ سے میڈیا میں بھی دو تین دن وہ بات رپورٹ نہ ہو سکی تو یہ بھی بڑا ضروری  
 ہے کہ اگر ہم ذرا Viewpoint دوبارہ آپ، جس طرح کل اور پرسوں اس کے اوپر بات ہوئی تھی کہ اس  
 ایٹو کے اوپر ذرا دوبارہ، اگر خاص کر پارلیمانی ہیڈز کچھ بولیں کہ وہ پارٹیز کا بھی پوائنٹ سامنے آجائے تو یہ بڑا  
 اچھا ہو جائے گا کیونکہ بالکل Across the board یہ میج جانا چاہیے کہ خیر پختہ نخواستہ کے عوام جو اس کی  
 اسمبلی Represent کرتی ہے پورے صوبے کو، ان کا ایک کلیئر کٹ میج جائے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ تو  
 میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر اس کے اوپر باری باری بات کی جائے تو ایک ایٹو، ایک بہت Important  
 issue کے اوپر سنٹر کو ایک میج جانا چاہیے، میں اتفاق کرتا ہوں منور خان صاحب کے ساتھ۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ایجنڈے کے ساتھ کیا کریں، پھر اس کو 'سپینڈ' کریں؟  
 (شور)

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! ہم نے اپنی طرف سے جو ہم لوگوں نے، کل سردار حسین  
 بابک صاحب نے، منور خان صاحب نے، شاہ حسین صاحب نے، سلیم خان نے، انیسہ زیب، ہماری جو  
 بیبیاں ہیں انہوں نے، یہاں پہ جعفر شاہ نے بلکہ تمام لوگوں نے یہاں پہ ہمارے ستار صاحب بیٹھے  
 ہوئے ہیں، ہم سب لوگوں نے، وہاں سے شاہ فرمان صاحب نے، باقی لوگوں نے حالانکہ کل تین چار منسٹرز  
 ہی بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان سب نے Consensus سے، کل ہم لوگوں نے یہ بات کی تھی کہ ہم  
 اپوزیشن کے لوگ جو ہیں، اب ہم اس پہ اور تکرار نہیں کرنا چاہتے، ہم اپنا اختیار جو ہے، وہ ان کو دینا چاہتے  
 ہیں کہ یہ امن ہم، We want peace، ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم صرف امن چاہتے ہیں۔ آپ جو  
 بھی قدم اٹھاتے ہیں، ہم اس میں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم صرف امن چاہتے ہیں اور لاشیں نہیں اٹھا سکتے۔  
 حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قلندر لودھی صاحب پلینز۔ قلندر خان لودھی صاحب کامائیک آن کریں۔  
 مشیر خوراک: سر، کل چونکہ میڈیا کے دوست نہیں تھے اور چونکہ کوئی چیز بھی آن ریکارڈ نہیں آسکی، کچھ  
 نیوز پیپرزمیں نہیں آیا تو یہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی ہم دونوں کیلئے، اس  
 ہاؤس کیلئے بہتر ہوگا، اگر اس پر کوئی ڈیبیٹ ہو جائے آج، تو قرارداد ہم کل پیش کر لیں، ایک بات۔ دوسری  
 بات یہ کہ اگر انہوں نے کچھ ڈرافٹ کیا ہوا ہے تو وہ ہمیں دیں، ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں، اس میں بھی کوئی  
 امنڈمنٹ کرنی ہوئی تو وہ ہم کر لیں گے اور اس پر کوئی، اس کے قانونی پہلو بھی دیکھ لیں گے تو صبح ہم اس کو  
 پیش کر لیں گے تو وہ بہتر ہوگا، وہ اس کیلئے بہتر ہوگا جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: میں جی، چار پانچ لوگ کھڑے ہیں جی، میڈم کو پہلے موقع دیدیتے ہیں، پہلے موقع  
 دیدیتے ہیں۔ جی پہلے آپ بات کریں۔  
 محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، میں بنیادی طور پر کل جو تقریر ہے،  
 اس کا دوبارہ خلاصہ دینے کیلئے تو اس لئے تیار نہیں ہوں کہ شاہ فرمان صاحب کل بہت Categorical نظر  
 آرہے تھے۔ شوکت یوسفزئی صاحب نے بھی اس پہ بڑی بات کی لیکن یہ بات پوائنٹ آؤٹ ہوئی یہاں سے  
 کہ کوئی بھی گیلریز میں Responsible officer نہیں ہے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا یا کوئی اور، تو ان کے پاس  
 تو صرف میڈیا سے خبریں نہیں آنی چاہئیں، اگر میڈیا نہیں تھا تو ان کے پاس تو اپنے Sources ہونے  
 چاہئیں، اگر نہیں بھی ہیں تو پھر اسمبلی کے رپورٹنگ سیکشن سے سب کے پوائنٹس لے لیں لیکن بنیادی طور  
 پر جس بات کی بابک صاحب نے نشاندہی کی، یہ Decide ہوا تھا کہ آج نہ کریں، کل کے متعلق جو منسٹر  
 انفارمیشن نے، کل اس پر باقاعدہ کر کے اور صبح سے ہی کام کر کے ہم اس کو پاس کر لیں گے، Delaying  
 tactics، میں اس بات پہ روشنی ڈال رہی ہوں، ایک مرتبہ اور وہ اس کو کھینچ رہے ہیں اور میرا خیال ہے  
 صرف اور صرف They are playing to the gallery کہ کسی طریقے سے ہماری ایک Good  
 picture یا ہماری ایک بہتر وہ آجائے اور ہم یہ صاف بتا رہے ہیں اور ساتھ وہی ہے کہ ہم بالکل حاضر ہیں،

ہم سے جو کچھ آپ چاہیں لیکن Practically they are doing nothing, that's what the problem is یہ کس طریقے سے لاء اینڈ آرڈر (ٹھیک) کریں گے جبکہ اپنی بات کو بھی یہ کل سے آج تک Honour نہیں کر سکے، تو لاء اینڈ آرڈر کو کیسے Deal کریں گے؟ میرا یہ مقصد ہے، پھر بھی آپ کے پاس یہ اختیار ہے، اگر آپ کہتے ہیں تو ہم آج 'پرائیویٹ ممبرزڈے' کو ایک مرتبہ پھر Interrupt کر کے تو ہم لاء اینڈ آرڈر پہ دوبارہ ڈیٹس کر لیتے ہیں، یہ آپ کا Prerogative ہے مسٹر سپیکر۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار حسین بابک پلیز۔

جناب سردار حسین: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، میرے خیال میں اسی مسئلے کو اتنا Complicated نہیں بناتے ہیں، کل فلور آف دی ہاؤس پہ اسی سائڈ پہ بھی میرے خیال میں بڑی ڈیٹیل میں اسی مسئلے پہ ڈسکشن ہوئی ہے، اسی سائڈ پہ بھی منسٹر صاحبان نے حکومتی موقف کا اظہار کیا ہے، مسئلہ جس طرح انفارمیشن منسٹر کہتے ہیں کہ اس طرح یہ نہیں ہے کہ ابھی ہم دوبارہ اٹھ کے اپنی اپنی پارٹیوں کا جو Point of view ہے، وہ ہاؤس کے سامنے رکھیں۔ کل بڑی Thoroughly میرے خیال میں اس پہ ڈسکشن ہوئی ہے، ایک مسئلے پہ تو سارے متفق ہیں کہ صوبے میں امن و امان کی جو ابتر حالت ہے، اس کا حل نکالنا چاہیے۔ چونکہ موجودہ صوبائی حکومت کے جو اہلکار ہیں یا حکومت ہے، ہمارے دوست تو یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس اختیار نہیں ہے توکل میں نے تجویز دی کہ ہم سب اپوزیشن والے اس بات پہ Agree ہیں کہ حکومت جس طرح چاہتی ہو جس طرح، جس طرح ممکن ان لوگوں کو لگے لیکن صوبے کے عوام کو امن چاہیے امن، اب ایسا نہیں ہے کہ ہم ان کے ساتھ ہیں جس طرح وہ Decision لیں گے ان شاء اللہ اسی قرارداد میں ہم لکھتے ہیں کہ ساری اپوزیشن کی پارٹیاں لیکن سارے صوبے کو امن چاہیے۔ امن کو یقینی بنانے کیلئے حکومت کے جو جو اقدامات ہیں، وہ اٹھانا چاہیے، اپوزیشن کی فلور آف دی ہاؤس پہ بھی اور قرارداد کے ذریعے بھی حکومت کو اپنا ساتھ دینے کی یقین دہانی ہے، وہ ہم کرنا چاہ رہے ہیں، یہ میرے خیال میں اس میں کوئی ایسی بات بالکل نہیں ہے لیکن کل چونکہ فلور آف دی ہاؤس پہ منسٹر انفارمیشن نے آج کی بات کی، اب اگر منسٹر انفارمیشن آج کے علاوہ پھر کل کی بات کرتے ہیں تو اس بات کی پھر کیا گارنٹی ہے کہ کل وہ کسی

دوسرے کل کی بات نہ کریں؟ تو Kindly ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ Collective responsibility ہے، یہ Collective مسئلہ ہے، اس میں کوئی پولیٹیکل سکورنگ نہیں ہے، اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، لہذا ہمیں آج اس ہاؤس سے یہ قرارداد جو ہے، ہماری تجویز ہے، وہ پاس ہونی چاہیے صوبے میں، صوبے کے عوام کو امن چاہیے، وہ جس طرح ہو، وہ حکومت کی ذمہ داری ہے، حکومت جس طرح مناسب سمجھتی ہے، ہم ان کے ساتھ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔ ایجنڈا ختم کرنے کے بعد بہتر یہی ہے کہ اس پہ پھر ڈسکشن ہو، پہلے ایجنڈے کو لے لیتے ہیں۔

### تحریک التواء

Mr. Acting Speaker: \_Madam Uzma Khan, to please move her adjournment motion No. 58 in the House. Madam Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، معمول کی کارروائی روک کر مفاد عامہ کے ایک اہم اور فوری نوعیت کے ایک اہم مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ کوہاٹ روڈ پر رینگ روڈ پل کے نیچے گیس پائپ لائن کیلئے تین چار سال پہلے محکمہ سوئی گیس نے تین چار فٹ کھدائی کی لیکن تین چار سال گزرنے کے باوجود اس کی دوبارہ مرمت نہیں کی گئی جس کی وجہ سے کم بارش کی صورت میں بھی پانی جمع ہو جاتا ہے جس میں سامان سے لدھے بڑے بڑے ٹرالرز اور ٹرک وغیرہ دھنس جاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید مالی اور ذہنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مذکورہ روڈ کی بروقت مرمت نہ کرنا محکمہ سوئی گیس اور خیبر پختونخواہائی ویز اتھارٹی کی غفلت اور لاپرواہی کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے مذکورہ روڈ کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے۔ چونکہ جنوبی اضلاع اور قبائلی علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے کثیر تعداد میں مریض شام کے وقت پرائیویٹ ہسپتالوں میں لائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے روزانہ کوہاٹ روڈ پر، رینگ روڈ پل پر گھنٹوں گھنٹوں ٹریفک جام کی وجہ سے مریضوں کو شدید ذہنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب وہاں ٹریفک جام سے جان چھوٹ جاتی ہے تو متعلقہ ڈاکٹر زاپنے مریضوں کا چیک اپ ختم کر کے گھر چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے مریض شدید اذیت میں مبتلا ہیں۔ صوبائی حکومت سے گزارش ہے کہ مذکورہ روڈ پر محکمہ سوئی گیس کو کام کرنے کیلئے این او سی اور محکمہ سوئی گیس کی طرف سے نقصانات کی چھان بین کی

جائے اور کھدائی کر کے بغیر مرمت کے کیوں چھوڑ دیا گیا ہے اور تین چار سالوں سے لوگوں کو اذیت میں مبتلا کر دیا ہے؟ چونکہ مذکورہ روڈ ایک بین الصوبائی اور ایک بین الاصلاحی روڈ ہونے کی وجہ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے اور خیبر پختونخواہائی ویزا تھارٹی ہر سال کروڑوں روپے روڈوں کی مرمت پر خرچ کرتی ہے لیکن مذکورہ روڈ کی عدم مرمت پر خیبر پختونخواہائی ویزا تھارٹی کی چشم پوشی اور غفلت پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔ لہذا صوبائی حکومت کو ہاٹ روڈ پر ریگ روڈ پل کے نیچے دوبارہ مرمت کیلئے ضروری اقدامات کرنے کے احکامات جاری کرے تاکہ لوگوں کی مشکلات میں کمی اور اس کے ساتھ ہی روڈ کی مرمت کی، عدم مرمت کی چھان بین کی جائے اور غفلت کے مرتکب افسران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔ تھینک یو سپیکر سر۔ سب کچھ ڈیٹیلز میں نے اس میں بیان کر لی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر عنایت اللہ خان، پلیز۔

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): جناب سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فضل الہی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، خنگہ چپی عظمیٰ خان صاحبی دا خبرہ و کرہ، دا زما پہ حلقہ PK-06 کبھی واقع دے جی او د دہی د پارہ چپی کوم دے مونبرہ این ایچ اے او پی ایچ اے تہ خکے چپی یو وائی چپی دا زما سرہ نہ دے او بل وائی چپی دا زما سرہ نہ دے، دا پی ایچ اے سرہ دہ۔ یو دیپارٹمنٹ دہی تہ تیار نہ دے چپی دا واخلی کنہ جی او پہ دہی باندہی دا تقریباً پہ دیکبھی درہی درہی فتنہ کندہی وہی او پہ ہغہی باندہی چپی دے ما پخپلہ، بذات خود زہ لارم جی او پہ ہغہی کبھی تقریباً د 25 نہ تر 30 ترالیانی، تہ کونہ مونبرہ پہ ہغہی کبھی دغہ و اچول خود ہغہی سرہ ہم دا کار نہ کبیری نو مہربانی د وکرہی شی، پہ دہی باندہی صحیح طریقہ سرہ ہغہ و شی او دا د خامخا وشی۔ تھینک یو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ویسے سر، پشاور کے بارے میں یہ ایک قسم کی Difficulty ہے کہ پشاور کے جو روڈ ہیں، اس کی Ownership کسی ایک ادارے کے پاس

نہیں ہے اور یہ جو مین جی ٹی جمرور روڈ ہے، یہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اس کو Maintain کرتا ہے، ریگ روڈ ہے، اس کا کچھ حصہ پی ایچ اے کے پاس ہے، کچھ پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے پاس ہے، باقی لوکل گورنمنٹ کے پاس ہے، آپ حیران ہونگے کہ یہ جو اسمبلی کے پاس سے، سامنے سے یہ روڈ گزرتا ہے اور اس طرح لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل اور پھر سویکار نوچوک اور پھر وہاں سے جا کر شعبہ یہ جو روڈ جاتا ہے، یہ کٹو نمونٹ بورڈ کے پاس ہے اور یہ فردوس تک کٹو نمونٹ بورڈ کے پاس ہے تو یہ بڑی Dichotomy ہے، میں نے مختلف میٹنگز کے اندر یہ مسئلہ اٹھایا ہے کہ Who own Peshawar؟ اس بات کا مطلب فیصلہ ہونا چاہیے، یہ چیزیں Coordinate ہوں اور کسی ایک ایجنسی سے پوچھا جاسکے کہ یہ کام کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ یہ جو مذکورہ روڈ ہے، میں جب سدرن ڈسٹرکٹس گیا تھا، جاتا رہا ہوں، دو تین مرتبہ گیا ہوں تو میں اس پہ گزرا اور مجھے خود لگا کہ یہ تو بہت زیادہ زیادتی ہے اور میں نے پھر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ تو یہ Ownership کا ایشوادھر بھی ہے۔ یہ ویسے ہمارا Claim یہ ہے کہ یہ این ایچ اے کا ہے، نیشنل ہائی ویز اتھارٹی کا ہے یہ، لیکن وہ اس کو نہیں Own کر رہے، وہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم نے جو ریگ روڈ، سدرن ہائی پاس منصوبہ ہے، اس میں ہم نے جو ڈونرز تھے، فارن ڈونرز ہیں، ان سے ہم نے ریکویسٹ کی ہے اور ان کی پراجیکٹ کمیٹی نے، کیونکہ یہاں تکلیف ہے لوگوں کو، تو اس نے اس منصوبے کو اپنے فنڈ میں شامل کیا ہے، اس کیلئے Fund allocate کر دیا ہے اور جو کٹریکٹرز اس منصوبے پر کام کر رہے ہیں، انہوں نے بھی رضامندی Show کی ہے۔ اس لئے اس مسئلے کو تو ہم ایڈریس کریں گے لیکن Overall پشاور کا یہ ایک مسئلہ ہے کہ ان کے مختلف روڈز، مختلف ایجنسیز کے، Executing Agencies کے کنٹرول میں ہیں تو یہ Dichotomy ایسی چیز ہے کہ اس کو ہم ایڈریس، میں خود بھی مختلف پالیسی میکانگ فورم کے اندر یہ مسئلہ اٹھاتا رہا ہوں اور اس کو ہم ایڈریس کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ پشاور کو کسی ایک اتھارٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ یہ ایشو پھر نہ ہو۔ ان شاء اللہ اس کو Tackle کریں گے، اس کیلئے فنڈز ہم نے ان ایجنسیز سے ریکویسٹ کی ہے۔

(مغرب کی اذان)

جناب قاسم مقام سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)  
(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Item No.7, 'Call Attention Notices': Mr. Azam Khan Durani, MPA, to please move his call attention notice No. 193, in the House. Azam Khan Durani, call attention notice.

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بنوں نے میڈیکل ٹیکنیشن اور پیچھا لوجی کیلئے اشتہار دیا تھا جس کیلئے میڈیکل ٹیکنیشن کی کیٹیگری میں 24 بندوں اور پیچھا لوجی کی کیٹیگری میں 32 بندوں کی میرٹ لسٹ تیار کی تھی لیکن ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر بنوں نے میرٹ کو پس پشت ڈال کر من پسند لوگوں کو بھرتی کیا جس کی مثال یہ ہے کہ تقویم اللہ ولد عبدالستار جو کہ میڈیکل ٹیکنیشن کی میرٹ لسٹ میں سیریل نمبر 15 پر تھا اور اسی طرح پیچھا لوجی کیٹیگری کی میرٹ لسٹ میں منہاج الدین ولد میر صالح دین جو کہ سیریل نمبر 11 پر تھا، دونوں کو نظر انداز کیا گیا اور ان سے کم نمبر والوں کو بھرتی کیا گیا۔

جناب سپیکر صاحب! چچی چرتہ میرٹ لسٹ ولگی نو د ہغی کسانو د اپوائتھمنت حق وی نو د دوئی نہ وروستو کسان بھرتی شوی دی، ہغہ کسان ماتہ راغلل، ما چچی کلہ تیلیفون وکرو نو ہلتہ وائی چچی "پہلے آئیے اور پہلے پائیے کی بنیاد" باندھی بہ دا کسان کیری نو جناب سپیکر، دا د کمیٹی تہ حوالہ شی چچی د دی مکمل انکوائری وشی چچی کوم خائی کبني Violation شوے دی؟ نو جناب، د دی جواب د مونہر تہ را کرے شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منور خان صاحب۔

جناب شاہ محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شاہ محمد، شاہ محمد خان۔

جناب شاہ محمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میرے معزز رکن نے جو سوال اٹھایا، وہ حق بجانب ہے، میں اس کی تائید کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس بھی بہت سے ایسے بندے آئے ہیں، جنہوں نے یہی شکوہ کیا ہے، یہی

تنقید کی ہے کہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو میں نے اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی ہے لوکل سطح پہ، چیف ایگزیکٹو کی سطح پہ کیونکہ یہ ایک میڈیکل مسئلہ ہے لیکن اگر میرے معزز رکن اس کے ساتھ متفق نہیں ہیں تو یہ میں بھی تائید کرتا ہوں کہ اس کو سٹیڈنگ کمیٹی میں ریفر کیا جائے اس سوال کو۔ شکر یہ۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، یہ جو انہوں نے میرٹ لسٹ کا ذکر کیا ہے، میرے پاس آئی ہے میرٹ لسٹ، 11 اور 15 کا جو انہوں نے ذکر کیا ہے، اس سے پہلے جو لوگ ہیں، وہ لیے گئے ہیں لیکن یہ ویٹنگ لسٹ پر ہیں، ان کا Decision نہیں ہوا ہے، اس کے بعد ہم نے کہا ہے کہ ان کو لیا نہیں گیا ہے، یہ ویٹنگ لسٹ پہ ہیں۔ میرے پاس یہ جواب موجود ہے ڈیپارٹمنٹ کا اور اس کے علاوہ جو Codal formalities ہیں، وہ تقریباً کمپلیٹ ہیں جن کا یہ ذکر کر رہے ہیں، اس کے مارکس تھے 67، جبکہ جو Last لیا گیا Candidate obtaining up to 70% marks، تو جس نے 70 لے لیے اس کو تو لیا گیا ہے جس نے 67 لیے، اس کو ویٹنگ لسٹ پہ رکھا گیا ہے لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں غلط بیانی ہوئی ہے، اس میں میرٹ کی Violation ہوئی ہے، میں بالکل تیار ہوں جناب سپیکر، کیونکہ اس میں تو کوئی میرٹ کی Violation کرے، ذمہ دار وہی افسر ہو گا جس نے یہ کام کیا ہے، اس کو بھرپور سزا دی جائیگی کیونکہ میرٹ کی Violation کسی صورت ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر اعظم خان درانی۔

جناب اعظم خان درانی: کمیٹی کے حوالے کیا جائے یہ سوال، سٹیڈنگ کمیٹی۔ جناب سپیکر، پہ دیکھنے والے ہم یو خبرہ دہ چہ پہ ضلع بنوں کبھی پہ دیکھنے والے پیسے اخستے شوے دی دتین لاکھ نہ ونیسہ تر پانچ لاکھ تہ رسی، نو دے خبری د پارہ ہغہ خلق وائی چہ دا د لاندی نہ ونیسہ تر برہ رسی، دا خبرہ شتہ۔ نو مونر۔ منسٹر صاحب تہ وایو چہ دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ لارشی چہ "دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے"۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر شوکت یوسفزئی۔



وزیر صحت: سرجی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ بہت اچھی بات ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کسی نے یہ کام کیا ہے غلط (تالیاں) اس کو سزا ملنی چاہیے اس لئے کہ آج تک کلاس فور کے علاوہ کبھی گریڈ فائیو کیلئے بھی میں نے سفارش نہیں کی ہے لیکن اگر کوئی غلط کام کر رہا ہے تو میرے خیال سے اس کو سزا ملنی چاہیے، بالکل کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice No. 193, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. Mr. Shah Hussain Khan, MPA and Syed Jafar Shah MPA, to please move their joint call attention notice No. 199, in the House, one by one.

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ ایوان حکومت کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرنا چاہتا ہے کہ زکوٰۃ آڈٹ ملازمین اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبائی محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دائرہ اختیار میں ہیں۔ پچھلی حکومت میں تقریباً تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولرائز کیا گیا ہے جبکہ مذکورہ ملازمین جو کہ اکثر تعلیم یافتہ ہیں، ابھی تک کنٹریکٹ بنیاد پر اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں جس کی وجہ سے ان میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت ریگولرائزیشن ایکٹ میں ترمیم یادگیر ضروری قانون سازی کے ذریعے ان کی ملازمت کو مستقل کرے تاکہ ان کا مستقبل تاریک ہونے سے بچ جائے اور ان کی بے چینی دور ہو سکے۔

سپییکر صاحب، پہ دیکھنی جی یو سمیری ہم تلپی وہ او ہغہ سمیری منظور شوی ہم وہ۔ بیا سپیکر صاحب، دیکھنی یو کمیٹی جو رہ شوپی وہ، د ہغی تجاویز ہم د دوئی پہ حق کھنی وو۔ دریمہ خبرہ دا دہ چہ عدالت ہم دیکھنی صوبو تہ اختیار ورکھے دے او خلورمہ خبرہ دا دہ چہ دا موجودہ چہ کوم زمونر منسٹر صاحب دے، ہغہ ہم د دوئی پہ Favour کھنی دے او ہغوی ہم دوئی تہ یقین دہانی کرپی دہ چہ ستاسو دا مسئلہ بہ حل کرو۔ ڍیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھیک ده جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: Okay، شکریہ۔ مسٹر محمد علی، پلیز۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، زہ  
د شاہ حسین الائی صاحب، د جعفر شاہ صاحب، د مفتی جانان صاحب او داسپی  
یو خو نور ایم پی ایز چپی کوم سینئر پارلیمینٹریز دی، یقیناً دوئی له زہ داد  
ور کوم، دوئی همیشه د اسمبلی اجلاس ته بهر پور په تیاری سره راخی او داسپی  
ایشو دوئی چهیری چپی هغی نه دیو ذات یا سری ته فائده نه وی خو غونډی  
سوسائیتی ته او عوامو ته د هغی نه فائده وی، زہ دوئی ته په هغی باندی خراج  
تحسین پیش کوم۔ دا کومه مسئله چپی شاه حسین ورور او جعفر شاه صاحب  
مشترکه چپی کوم کال اپینشن کبني، توجه دلاؤ نوټس کبني دوئی Mention  
کړي ده، حقیقت دے چپی حکومت په دې خیز کبني ډیر زیات مخلص دے او دوئی  
په دیکبني چپی کوم د زکوة آډټ ملازمین، د 18<sup>th</sup> amendment حوالی سره  
دوئی خبره کوی، په دیکبني چپی کوم د زکوة آډټ ملازمین دی نو دا ټوټل 92  
کسان دی، ملازمین دی خود دې سره هم په دي Fixed pay باندی خومره کسان  
دی نو د دوئی ټوټل تعداد 390 جوړی، 390 نو ان شاء الله حکومت په دیکبني  
مخلص دے، په دیکبني کار کوی د دې خلقو د پاره خو چونکه خه مشکلات  
حکومت ته هم درپیش دی د مختلفو طریقو نه نو هغه ان شاء الله مونږ به پرې  
کبنيو، په یو ورور باندی داسپی یو حل به راوباسو چپی دا کوم متاثرین دی،  
هغه Facilitate شی، د ممبرانو صاحبانو هم په هغی باندی تسلی وشی۔ زہ دوئی  
ته داریکویست کوم چپی ان شاء الله تاسو کومه ورغ بنایي، کوم ټائم بنایي او  
کوم ځائی کبني ناسته بنایي، مونږ به در سره کبنيو چپی په خه تاسو مطمئن  
کیدے شی ان شاء الله تعالیٰ هغه به مونږ ستاسو تسلی وکړو ورباندی۔

جناب جعفر شاہ: تھیک شوہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا، طب، ہومیو پیتھک ملازمین (مستقلی ملازمت) مجریہ 2014

کا پیش کیا جانا

}

Mr. Acting Speaker: Item No. 8 and 9: Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014, under rule 77 of the Rules of Procedure, 1988. Mr. Muzaffar Said, please.

Mr. Muzaffar Said: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move for a leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014, under rule 77, in the House.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو سر۔ دیکھنے کی دہ جی چہ ڈیر بنہ بل ئے پیش کرو معزز رکن اسمبلی او دیکھنے پہ تیرہ اسمبلی کبھی ہم مونر دا پہ ستینڈنگ کمیٹی کبھی When I was chairing the Health Standing Committee، پہ ہغی کبھی مونرہ Decision ورکھے وو نو زما خیال دے چہ مونرہ ئے Fully support کوؤ او د دی Favour کوؤ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honorable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Now Mr. Muzaffar Said, MPA, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014. Mr. Muzaffar Said, please.

Mr. Muzaffar Said: Thank you, Mr. Speaker. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Tibb and Homeopathic Employees (Regularization of Services) Bill, 2014, in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduce.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مخصوص پراجیکٹس کے ملازمین کی تقرری مجریہ 2014

کو پیش کرنے کیلئے ایوان سے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 10 and 11, Madam Uzma Khan, MPA, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Certain Projects Employees Bill, 2014, under rule 77 of the Rules of Procedure, 1988. Madam Uzma Khan, please.

Ms. Uzama Khan: Thank you, Mr. Speaker. Kindly allow me to present the Bill of Appointments of Certain Projects Employees, appointed on contract basis, 2014.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointments of Certain Projects Employees Bill, 2014? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

Members: No.

جناب قائم مقام سپیکر: ووٹنگ، جو چیئرمین نے کیا، آپ بھی اپنی اپنی نشستوں پہ کھڑے ہو جائیں، آپ پہلے

میرے خیال میں تشریف رکھیں۔ Those who in favour of it وہ پہلے اٹھیں، Those who

-are in favour of it

(تہقہے اور تالیاں)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Acting Speaker: Twenty three. Those who are against it may stand, please.

(Applause)

(Counting was carried)

Mr. Acting Speaker: Defeated. The Leave is not granted.

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد انضباط و طریقہ کار 1988 میں ترمیم کیلئے ایوان سے

اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 12: Sardar Hussain Babak, MPA, to please move for Leave of the House, to Introduce the Amendment in the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Sardar Hussain Babak, please.

Mr. Sardar Hussain: Thank you, Mr. Speaker. I ask for leave of the House, to move amendments in the rules namely;-

“Amendment in rule 5\_ in rule 5, in sub rule (3), after the word ‘Bill’, comma and the words ‘resolutions and questions’, may be added. Speaker Sahib!

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: زہ د ہاؤس پہ نوٹس کبھی ہم دا خبرہ راوستل غوارم چھی اکثر زمونہ آنریبل ممبرز چھی دی، مونہ کوئسچنز جمع کرو یا خپل نور بزنس جمع کرو او د اسمبلی سیشن روان وی او چھی خہ تائم Prorogue شی اجلاس او ہغہ آئیم د اسمبلی پہ کارروائی کبھی شامل نہ شی نو بیا ہغہ Lapse شی او ظاہرہ خبرہ دہ بیا اسمبلی سیکرٹریٹ تہ ہم ڊیر زیات تکلیف وی، بیا ہغہ ڊیپارٹمنٹ تہ ہم ڊیر زیات تکلیف وی نو د اسمبلی سیکرٹریٹ د کار اسانولو د پارہ او د ڊیپارٹمنٹ د کار اسانولو د پارہ او دا آنریبل ممبرز چھی کوم دی، د هغوی د بزنس د پارہ غوارو چھی پہ دہی Rule No. 5 کبھی دا امنڈمنٹ وکرو او زما بہ د ٲول ہاؤس نہ دا خواست وی، دا بہ مہی غوبنتنہ وی، کہ دا امنڈمنٹ مونہ وکرو او سپیکر صاحب! بیا بہ زما ستاسو نہ ہم دا خواست وی چھی آئیم نمبر 13 چھی دے، کہ تاسو مہربانی وکرو او دا ’سسپینڈ‘ کروی او مونہ دا دلته نہ پاس کرو نو ستاسو بہ ہم سپیکر صاحب! ڊیرہ زیاتہ مہربانی وی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member to introduce the amendments in the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

Members: No.

Mr. Acting Speaker: Those are in favour of it may stand, please.

(Pandemonium)

Mr. Acting Speaker: Please stand up, please. (Laughters)

وشماره۔ گنتی کریں جی۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: (ہنسی) گنتی کریں جی، گنتی۔

(شور اور قہقہے)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Acting Speaker: Twenty one, Twenty one. Those are against it, those who are against it, may stand, please.

(Applause)

(Pandemonium)

(Counting was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is not granted. Next, please.

میں اس کو ختم کر کے پھر آپ بات کریں، یہ اسکو Depose of کرتے ہیں، ایک منٹ آپ۔ آٹھ نمبر

14: سید جعفر شاہ، سید جعفر شاہ۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زہ یوہ خبرہ کول غوارم۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! ما خوتا سو تہ ہمیشہ Honor در کرے دے، زہ

خوریکویست، ما خواووئیل چپی تاسو ریکویست وکری۔

(شور)

Mr. Acting Speaker: Please address to the Chair. Please Munawar Khan Sahib, please address the Chair. Ji Sardar Sahib, please.

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما خیال دا دے، زما

یقین دا دے چپی زمونزد حکومت چپی کوم ملگری دی، دوستان دی، کہ حکومت

لبرہ توجہ وکریہ نوزما یقین دا دے چپی ڍیرہ زیاتہ بہ اسانہ شی۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Attention, please.

جناب سردار حسین: زہ خو ڍیر زیات افسوس کوم پہ دپی خبرہ بانڈی چپی یو طرف تہ د

حکومت دا خواهش دے او هغوی بار بار دعویٰ کوی چپی کہ سوالونہ کمیٹی تہ

خی، پہ هغی بانڈی اخراجات هم راخی، پہ هغی بانڈی وخت هم لگی او بل طرف

ته ډير زيات افسوس نن په دې خبره كوم چې دا كوم 5. Rule No. دے ، دا خو حقيقت دا دے چې په ډيره حواله باندي كه مونږه وگورو، د دي august House چې څومره آنريل ممبرز دي او هغوی خپل بزنس راوړی اسمبلی سيكرتريت ته، او كه دا امنډمنټ نه وی شوی نو دا د وخت هم ضياع ده. تاسو پخپله سوچ وكړئ چې يو ممبر كوئسچن راوړی او هغه ايډمټ شی يا خپل نور بزنس راوړی او هغه ايډمټ شی او هغه متعلقه ډيپارټمنټ ته لار شی، د هلته نه جواب هم راشی او د اسمبلی په يوه ايجنډا راشی او هغه دوران كښي د هغې بزنس وخت رانشی، نمبر ئے رانشی او هغه Lapse شی نو تر بل اجلاس پورې بيا هغه سركل چې دے د سره شروع شی، بيا به هغه ممبران چې كوم دي، هغه به خپل درخواست وركوی او بيا به اسمبلی سيكرتريت چې دے، هغه به Accept كوی او بيا به ورله بل ډاټري نمبر وركوی، بيا به ډيپارټمنټ ته ځی او دا سلسله كه اووه مياشتې يا كه اته مياشتې د هغه بزنس نمبر نه وی راغلی، دا سلسله په يوگردش كښي وی او دا تاویری او دا وروستو ځی. زه په دې خبره نه پوهیږم چې نن حكومت د دې امنډمنټ مخالفت وكړو نو Justify د كړی، منطق د اووائی، Logic د اووائی خو كه دا خبره وی چې دلته اپوزیشن يو مسئله پوائنټ آؤټ كوی چې هغه د عوامو په مفادو كښي ده، هغه د هاؤس هم په مفادو كښي ده او تاسو د حكومت د هر څيز مخالفت كوئ، زما خیال دے سپيكر صاحب! چې دا رويه چې ده، دا Approach چې دے، دا مناسب نه دے. پكار دا ده، دا كه د اسمبلی په رولز كښي Loopholes دا مونږ ته بنكاری، دا مونږ ته كمزوری بنكاری، دا د حكومتي اركانو هم ذمه داری ده چې هغه پوائنټ آؤټ شی او پكار دا ده چې متفقه، ما د دې امنډمنټ سره د منسټر صاحب سره خبره وكړه، د بل منسټر صاحب سره مې خبره وكړه، كوشش مې دا وكړو سپيكر صاحب سره مې خبره كړي وه، د اسمبلی سيكرتريت سره مې خبره كړي وه او زما يقين دا دے چې په ديكښي خو د دې هاؤس فائده وه. زه نه پوهیږم چې تاسو په څه بنياد باندي د دې مخالفت وكړو؟ خو بهر حال ما ته په دې خبره باندي ډير زيات افسوس وشو چې دا د حكومتي ملگرو چې كوم Approach دے، د دې دپاره دا خبره كافي نه ده چې دا كار مخكښي ولې نه كيدو او دا كار مخكښي ولې نه

کیدو۔ د Improvement د پاره په هر وخت کښې یو گنجائش چې دے دا موجود وی او که نن مونږ دا خبره پوائنت آؤت کړه، دا مونږه Raise کړه، په دې باندې مونږه کار کړے وو، نن د اسمبلئ هائوس ته راغلو، نمبر ورته ملاؤ شو او نن ورسره د عددی شمار په وجه باندې دا کار وشو، دا خو ډیره زیاته د افسوس خبره ده سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاه فرمان صاحب پلیز۔

جناب شاه فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، د بابک صاحب چې کومه خبره ده، زه د دي Explanation او Justification دا ورکوم چې حقیقت دے چې دلته په کال آئینشن باندې درې درې گھنټې تقریرونه کیږی، دلته په پوائنت آف آرډر باندې درې درې گھنټې تقریرونه کیږی، بار بار د سپیکر د طرف نه دا دغه وی چې په ایجنډا باندې راشئ۔ دومره زیات Freedom اپوزیشن ته چې اچانک یو سرے پاخی په پوائنت آف آرډر او هغه د ډیپیت حصه جوړه شی، مونږه هم دا غواړو چې په Time limit کښې د کار کیږی، په ایجنډا باندې د عمل کیږی چې کار Dispose of کیږی۔ اوس دلته مسئله دا ده که چري زور کار دغسي پینډنگ وی، Lapse کیږی نه نو نوے کار به څنگه کیږی؟ د دې د پاره زه بابک صاحب ته دا درخواست کوم چې دا مونږ Totality کښې ډسکس کوؤ چې بزئس به څنگه چلوؤ۔ په کال آئینشن باندې پینځلس کسان تقریرونه کوی۔ مونږ سپیکر صاحب! تاسو ته هم بار بار دا ریکویسټ وکړو چې په دي دي تائم باندې دا بزئس د ایجنډې مطابق چلوئ، د پوائنت آف آرډر هم دغه حال دے، د کال آئینشن هم دغه حال دے، د کوئسچن هم نو مونږ دا وایو چې که چري په دې باندې گورنمنټ او اپوزیشن کښینی او دا ټولې خبرې Totality کښې ډسکس کړی، یوه خبره دا نه چې په دیکښې د چا څه کوئسچن وی، څه سوال وی، څه خبره وی، یو آئریبل ممبر چې هغه هم پاتې نشی او نوے کار هم نه Stop کیږی۔ دا نه چې د یوې هفتې کار پاتې دے او هغه د په راروان دوه میاشتو کښې ختم نه وی او په نوی کار باندې د د سره خبره هم نه کیږی نو دا زه حیران یم، ما ته خود دې خبرې پته نه وه چې بابک صاحب سره دا خبره چا ډسکس کړي ده خو بهر حال مونږ خو په کنسلټیشن باندې یقین ساتو او په دې یقین ساتو او په دې یقین ساتو چې که فرض



ڪرہ گورنمنٽ او اپوزيشن ڪنٽرولنگ او پھ يوه خبره باندې متفق شي نو د هغوى د پارہ به كار اسان شي۔ ما ته خود دې پتہ هم نه وه خو بهر حال چونڪہ دا رولز دى او ڪہ چرې دا امنڊمنٽ غواړي نو پھ هغې باندې مونڙ سوچ هم ڪولے شو خو طريقه كار دا دے چي دا نه چي يو پوائنٽ چي يره سوالونه د نه Lapse ڪيري۔ هغوى سره چي ٽول ڪوم Related issues دى، هغه به At length discuss ڪرو او هغه به At length discuss ڪرو او هغې له به طريقه كار رااوباسو نو بيا به ئے Introduce ڪرو۔

جناب قائم مقام سپيڪر: ڊيره بنه خبره ده۔ جي، سردار بابڪ صاحب۔

جناب سردار حسين: زما يقين دا دے چي دا آٽم خو پھ ايجنڊا باندې پروت وو غالباً او بيا د ڪومې پورې چي د دې خبرې تعلق دے چي شاه فرمان صاحب! بالڪل ما شوڪت صاحب ته دا خبره و ڪرہ چي ما وٽيل ته خپلو ملگرو سره هم (خبره) و ڪرہ، د وقفې دوران ڪنٽرول هغوى سره خبره و ڪرہ بهر حال زه دا نه وائيم چي تاسو دا Justification ڏنڱهه، Justification د Rule No. 5، خو بهر حال ڏنڱهه Justification به تاسو ته پيدا ڪولو۔ سپيڪر صاحب، زه تاسو ته ريكويست ڪوم چي د Rule 240 د لاندي 124 دا مونڙ ته Relax ڪري چي مونڙهه دا يو آٽم چي دے، يو قرارداد زه پيش ڪول غواړم، زه تاسو ته ريكويست ڪوم چي دا د Rule 240 د لاندي دا 124 چي دے۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Please, come to the agenda.

جناب سردار حسين: زه سپيڪر صاحب، دا ريكويست ڪوم، ما ريكويست و ڪرو، ما تاسو ته ريكويست و ڪرو۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپيڪر: تهپڪ شوه جي، تهپڪ شوه۔

جناب سردار حسين: ما ريكويست تاسو ته و ڪرو چي د Rule 240 د لاندي دا 124 relax ڪري۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Item No. 14, Resolutions-----  
(Interruption)

جناب سردار حسين: جناب سپيڪر صاحب، ما تاسو ته د Rule 240 د لاندي د 124 د Relax ڪيو د پارہ خواست ڪرے دے چي دا د پھ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آئٹم نمبر 14: ریزولوشنز۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: زہ دا خبرہ کوم، ما تہ لہر تائم راکری۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: سر، ما تاسو تہ عرض وکرو جی، زہ ستاسو ڈیر Respect کوم، ڈیر تائم ہم در کوم، لہر ما ایجنڈی تہ پریردہ، Already بار بار دا خبرہ راخی کنہ جی، دا د جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب بار بار ما تہ دا راخی۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زما دا ریکویسٹ واوری، دا Rule 240، رولز کبھی راغلی دی، تاسو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: د خہ شی، دہی شی بانڈی، دا خہ شے دے؟

جناب سردار حسین: جی، دا رولز کبھی دی چہی، Rule 240 د وگوری۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مسٹر عنایت۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر! زہ دا ریکویسٹ کوم کنہ چہی دا رولز آف بزنس چہی دی نو دیکبھی دا Provision ضرور موجود دے خودا ہم دہی رولز آف بزنس د Spirit against دہ، دا دہی ایوان پہ انٹرسٹ کبھی دہ چہی دا دہ رولز آف بزنس مطابق چلیبری، د سیت ایجنڈی مطابق چلیبری۔ دلته کبھی روزانہ مونبرہ رولز 'سسپینڈ' کوؤ نوزما خیال دے چہی دا دہی رولز آف بزنس د Spirit خلاف دہ، دہی وجہی نہ ایجنڈا نہ چلیبری۔ ایجنڈا وچلوی، کہ خہ Important resolutions وی، پہ دہی بانڈی Off the Session discussion وکری، دلته کبھی تہ بریک راخی، پہ ہغی کبھی سیرے ڈسکشن کولے شی، د مانخہ وقفہ راخی، پہ ہغی کبھی ڈسکشن کولے شی، داسی Important دغہ وی بیا بندہ پہ ہغی بانڈی ڈسکشن وکری خو Daily دا Tradition establish کول چہی رولز بہ ہرہ ورخ 'سسپینڈ' کیری، دا ما تہ مناسب نہ بنکاری۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! دا رولز ما تہ دا وائی چہی پہ خہ وخت کبہی پہ اجلاس کبہی داسی مسئلہ راخی نو د Rule 240 او د 124 خبرہ چہی ما وکرہ، آیا ما دا Above the rules خبرہ وکرہ او آیا پہ ایجنڈا باندہی خہ دومرہ لوئے آئمز دی چہی دوہ گھنتی کار نور لگی؟ دا باقی ایجنڈا خود پینخو منتہو کار دے، دہغی وجہ دا دہ چہی کہ دلته مونہر قرار داد پیش کوؤ نو ہم بہ ئے تاسو مخالفت کوئی، یو منٹ پرہی لگی، کہ دلته مونہرہ امنڈ منٹ پیش کوؤ نو ہم بہ ئے تاسو مخالفت کوئی، یو منٹ پرہی لگی نو تو تہل پرہی خومرہ وخت لگی چہی زہ دا اووایم چہی دومرہ لویہ ایجنڈا دہ؟ سپیکر صاحب، مونہر گزارش دا کوؤ او تاسو نہ طمع کوؤ چہی تاسو دہی ہاؤس کستو دین یی، پہ دہی ہاؤس کبہی خودانہ دہ چہی دا حکومت دے او دا اپوزیشن دے، دا ہاؤس خود تہلو مشترکہ دے۔ زما ریکویسٹ دے سپیکر صاحب، دا دیرہ اہمہ مسئلہ دہ، دا دیرہ زیاتہ اہمہ مسئلہ پہ دہی دہ چہی پرون پہ فلور آف دی ہاؤس باندہی حکومت دلته اعلان کرے وو چہی دا ہاؤس چہی دے، دا اسمبلی چہی دہ، دا د مونہر لہ اختیار را کری او د امن و امان مسئلہ چہی دہ، دا د حکومت Tackle کری دا چہی ہر خنگہ وی۔ پرون پہ دہی ہاؤس کبہی دا وعدہ شوہی دہ، دہغی وعدہی مطابق نن مونہر دلته قرار داد ڈرافٹ کرے دے او مونہر لہ سپیکر صاحب، اجازت را کرہ، مونہر لہ اجازت را کرہ چہی نن دہی حکومت لہ، موجودہ حکومت لہ دا تہل ہاؤس، دا اپوزیشن، ما تہ پتہ نشتہ دا حکومتی ارکان حکومت لہ اختیار نہ ورکوی، دا ما تہ پتہ نشتہ خودا تہل اپوزیشن نن دہی صوبائی حکومت لہ دا اختیار ورکوی چہی پہ دہی وطن کبہی کومہ بدامنی دہ، د دہی صوبہی د پارہ امن پکار دے، دوئی د بدامنی پہ نامہ باندہی ووٹ اخستہی دے، نن دا تہل ہاؤس چہی د تہل صوبہی مشترکہ جرگہ دہ، دا تہلہ جرگہ د حکومت لہ اختیار ورکری چہی دا مسئلہ حل کری چہی دا کہ دوئی خنگہ حل کوی۔ سپیکر صاحب، دا پہ دہی باندہی نور نہ کیبری، دا پہ دہی نہ کیبری چہی تاسو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز پلیز، آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی پلیز (مداخلت) اور  
اپوزیشن۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت اور گزنی: ہم نے اپنی ریزولوشن بھی تو پیش کرنا ہوتی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: ضرور پیش ہوگی، ضرور پیش ہوگی، آپ تھوڑا تشریف رکھیں، تھوڑا تشریف رکھیں  
جی۔ پلیز آپ بیٹھیں تھوڑا، تھوڑا آپ تشریف رکھیں پلیز۔ Syed Jafar Shah MPA, to  
please move his resolution No. 318, in the House. Syed Jafar Shah,  
please.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! واقعی خوش تاسو نہ مونبرہ دا طمع نہ کوؤ  
خوبیا ہم کہ تاسو داسی رویہ کوئی نوزہ بہ د اپوزیشن پہ Behalf بانڈی دا  
خبرہ کوم او زما طمع دہ چہی دوی بہ زما مرستہ کوی، بیا ز مونبرہ ہیخ حق نشتنہ  
چہی مونبرہ پہ دی ہاؤس کبنی کبنینو (تالیاں) دا لا خنگہ خبرہ شوہ چہی مونبر  
ہم پہ دہی صوبہ کبنی یو (شور) ستاسو کرسی تہولہ د ہغوی طرف تہ وی،  
ز مونبرہ طرف تہ خلاف دہ۔

(شور اور شیم شیم کے نعرے)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تو، تشریف خو کیہ دئی۔

(شور اور شیم شیم کے نعرے)

Mr Acting Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 p.m. of  
tomorrow afternoon.

---

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 22 جنوری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی کیا گیا)